



"اصل میں ماگو بازار حلا تھا تو میں نہیں گئے  
ویسے بھی دعائی کچھ خاص نہیں ہوا تو سماں  
چشمی ہاریتے تھے۔"

"اپنے اپنے بھائیوں کی بازار گئی ہیں کس کے ساتھ ہیں  
نے تو پہنچ  
انہاں لوگوں کے ساتھ گئی ہیں۔ اسکے بیٹھنے  
بھی ساتھ ہوں گے کہ انسان نے بھی کہا تھا موجود  
یہ تکمیل سے تھا۔ اس وعدے کو احمد آفی  
کرے۔"

امنی نے کہا کہا کے غزر کی نمازی ہی سے جان  
کیونکہ میں میں گرجوشن کر رہی ہیں۔ اس کے

موسم اپنے خدا گرم تھا جو اسے مارچ کا آخر تھا  
عمر پڑھنے کی فرطہ سے بیٹھا شہیں بھی نہیں بھوپال کی  
ورثت نہیں تھے تھے بولنے کی وجہ سے۔

امنی اپنے بھائیوں کے ساتھ گائی سے اترے  
وینا سے کانٹے سے لے کر انکی عالمی خوبی سے بھید  
پہنچتے ہوئے اسی سخنوار کلک پہ بتوڑ کھنڈ پندھن کوں  
بدائیں کی پڑھنے تھے۔

"انہلہ میں کیم پھر بھو۔ اس نے قوایں سلام کیا  
نجیہ بھی خوشیوں تھے جس پر امنی نے اسے فروزے  
لے کر اور سلام کا گوارا پھیل دیا۔  
وہ میکم اسلام آئے بھکری نہیں تھے۔"

### کار فیضیہ

بے عینیں لدہ ایک بینو تھی، تیکھا شلنی شدہ  
تھا امنی سب سے تھوڑا تھی اور اس کی خوبی طوبیت کی  
اس تھوڑے کی سیمیتی تھی کہ اسی سیمیتے  
اس تھوڑے کی حد تک خوبی کیا تھی میں نہ  
میں تھے طراہ تو کیں کی آنکھیں میں آنکھیں والیں  
کیمات نہ کر سکتی گی۔ کیم بیکھلیں جو کتنے میں  
گھوڑ کرے اس کا بیکھنے بھی لگتا۔

کیم وہ کلہ سکھ دست قریب تھی جن میں اس کے  
مردالے اور فریڈہ شامل تھے ان کے ساتھ اس کا  
لذتیہ بے تکلفی اور لذتیت کا رنگ ملے ہے تھا اس  
کیم اسے کلہ طراہ تھیں کہ ترکیہ کی تھیں تو تھیں نہ  
کہ آنکھیں وہی لوگوں کی بھیں میں زندگی اسی امنی ہے۔



پیچا پڑا لکی کو خوش کر دی تھی۔

"چھپو پور کیا ہوا ہے میں اس ات مردی کی نگہ کرنے سے بحث نہ  
لیے ہی نہ کر دی تھی اور وہ اخیراً اکٹھ جھوٹ  
بھی پہنچ دیں ہیں۔ تب کے ساتھ تو انہیں بارا بارا  
عی ووت کرے گا جس کو میں خوب سے اپنے لے دیا  
ٹرا سکیں جیسے ہے طوفانِ الہ کے بھنیں ہیں نا، حکمِ ہر  
کی ہاتھ پر اسرائیل کو دکھل دیں گے۔"

"لاجپت ریئن نے یہ کہنا شروع کیا۔" تھے اتر میں اس اثر  
جنگیں اسلام سے کہہ گئی تھیں یہ جانشی کر اسی  
کھل جو کیا ہے قیامتِ گزرنی ہے۔

"پھر پھر اپنے ستر کپ کو نیا ہو گا اپنے اسی خون  
چپ سی رہتی ہیں۔" خندشی سے تئے کے بھو  
گر خشکیں پندہ ہو جاتی ہیں۔ کچھ تالیں بھی تو نہیں ہیں  
تب۔ "لاجپت کے مل سوزی سے اس کی بھت  
جنگیں بھی ہیں۔ اسرائیل کی آنکھوں سے آنسو ٹکک  
پڑے گوئے تکب ہو گئے ہیں سے ملے کر لامکوں  
تھی۔ ملائے اسے کواز دی تو نہیں گئی۔ اسرائیل  
نے مسجدل کے گرداب میں ہجھڑ کر۔

آنکھوں سے گرتا گھنٹاں ہیں کے ہیں جگہ تھے  
گرد بھڑات کیں اسما حقِ ربی گی۔ صرف ایک  
اسرار ہو تو قلندر ہوا مل۔

بھبھ سے گھریں قشلا تھیں کہ در را بھر دیا اسلام  
پڑھ قاتیپے سے نہ نہیں ملیں گی۔ سہراں ملے میں  
بھلائی ہو رہیں کے در میان کئے ہو زخم و مبتدا  
بھی کہن سازھا کا پھاپھا تسلیم سے بھلائی کی کفر سو بھی  
اس کی سمجھ سے بھاڑ تھی۔ گھرمِ عکم کی داری میں ایسا  
لئیں تھا دل اسے لورا نہیں کی طرح اس کا خیال رکھتی  
تھی۔ ایسا کیونا ساندھا قابو جس لئے ان کے نہستے میں  
درازِ زال ہی تھی۔

\*\*\*

ساتھ ہم لوگیں نہ بھل لیں کوئی بھر کر جو ووت کی تھی۔  
اُسی لئے اسرائیل بھی یہ خندشی نہیں تھی تھی۔  
خود بھنیں بھیں بلکہ جس کے ساتھ کھل بھٹکنے پر مدد کر دی

گئی آئی۔ مجھے اسرائیل کی چھلی سے کھلی خوش  
بھنی کے کون سا خود کری کر لائی ہے پسے عی مہار کسی  
بھی ۳۰۰ گھنے کے خیال میں میں اسرائیل کا سر اسلاخاً بھی مل  
بھی تھی آئی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
نہیں ہیں تھیں بھی بھاوس گھر میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

میں کا کاشتھیل ہے۔" "بُن شدی ہوئے کی وجہ بے۔ میں مگر اپنے ہم  
کروں گے۔" ابھم کے اردوے لہی سے ہے  
چار بڑھ تھے۔

"ہم اسرائیل دیے ہیں دو سو روکا ہے۔ جوے ترا م  
سے مل جائے اسی دیے ہیں شدی کے بعد لڑکی کی ہر  
چیز فوج کی ہو جاتی ہے۔ سختگر کریں تمدا جواں نہیں  
تلران بھی سے سطحِ مرد ہوئے تھے۔"

"پہلے اُپر لٹک کر رہی ہیں۔ میں کوہ مول  
بعد جتنا کوہ رہا بے تھی آتا ورنہ قشلا بھاگی کو  
اپنے میکے میں ہی پڑھا ڈے گے۔" ابھم مٹاگی سے  
ہوک

"ارسٹو لیڈی ملائے کیا ہے میہر علاؤ الدین میں کھل  
تھیں تھیں۔ اب دیکھتی ہوں۔" کے انتار کمل ہے  
بھوکت اسی خیال سے ملے مدد تھلکیں اگھیر جوک  
انگی تکہ۔

\*\*\*

اسرائیل پر خندشی سے لئے کے بھر لئی ہلی تھی  
کھلنا کہتے تو بھر لئی تھی کر رہا تھا شام ہو گئی تھی  
بھلداہنے تک ترے لی اسٹھاں۔

"چھپو بھل لٹھا جائیں۔" اس نے اسرائیل کا بال  
پڑھا تو پھوڑ پڑھا۔

"میں مٹھے نہیں رہی تھی۔" کسی مندی سے  
پڑھ۔

"بھبھ اسے کیوں ہیں۔ شاپو پور کے دار  
کستہ تکیا ہے۔"

وہ اسے پیش رہی تھی۔ اسرائیل کا رنگ ایک لٹھ  
کے لئے نہ دو۔ اگر مٹھے تھیں ملے تھے اسی خیال سے

مہمنگی اپنی سے مہما تو کامیابیں کرایے۔  
اُس کا کافی سہر تھا بے میں بیٹے وہ جیتا ہیں۔  
ٹھیک نہ مہمن ٹھاہیں تے اُس نے طلب کیا  
”میں احسن کی کوئی ثروت نہیں۔“  
وہ کے انتہی کو سنکی۔  
”اُسے میں ہماری بھی بھیجے ہاتھ مدم ملادیجی ہے۔“

”چھ بھیس ان کو لے جاؤ۔“  
”میں آپھا۔“ اُس سعادت سے سرطاں ہوئے  
ساختے تھے۔  
”تپ تھے شرنا آواریں میں وہ وہ کے عکس کے  
لئے ہستی کو دیتے ہو۔“  
”یہ لوگوں میں کہیے ہے۔“ سولتے فربت  
اندر کر کر سعدی۔

بھیں شوشنے کر باتوں دم شکھیں گئی۔ سو  
سو فی بیٹے گیل ملنے خلپے میخیں رے ہوئے  
تھے اُس نے ایک اٹا کر روت جو دلی شہر کری۔  
اسنی کا کراقد۔

اور جیسے سب خوش گزیں کر رہے تھے ہماری  
نے کھاٹکتے کے اُسے میں ابھی تکمکھے نہیں کیا  
قناں لے اُسنے سہا قافیں رات میں مشاہد کی  
تمازیں ٹھوٹے لے دیں کی وجہت ۲۰ سال پتے کرے میں  
واغل ہو گئی تھی کہ دوسرانہ ماحملت سے پلٹتی گوا  
دیں۔ تم کی قبر۔

معذ کو اس نے ابھی کہا تو الہ بھی اپنے کمرے  
میں اپنی ملڑیں کر لے شر کے لئے جوے اُنمیں سے

جیسا سیزین ہے یہ باخت  
اُس سے ملے کر ”جی مطہا سے دیکھ پنا تھا  
”اسلام تھکم۔ تپ لے تو خیہ پوچھنی میں  
ہے۔ میں یہ پلٹلے کر لے۔“ اُس کے لئے میں نا

عکوسی شہزادت کی۔  
”ماہشی نہیں نے شرش وہ کامیابیں مل دیں  
دیے۔ ابھی پانچ مرد میں انتہی کریں ہوں۔“  
بھیس بیٹے کے پانچ ساہنے پر گئی ہاتھ دم سماہر

ہیں۔ اُسی طار کے لیے بیٹوں کاٹ رہی تھی۔  
کشتہ بیوی پیغمبر اُس نے پلٹوں پر جو کرد کردا تھا  
کہنے پہلے کہ اس نے اُنکے پہلو پر پہنچا ہے تو ان سیت  
کرنے پر توہنی دل میں میں کہنے پہنچ کھلے ہے جو جنہے  
مدف تھی اور تھیبیتے تھی۔  
لورٹل پر اُسی نے ہی مددانہ کھنڈ توہنے کا ٹھواں  
کیے ہوئے تھے واصل ہو گئی۔ ایک میں ہلیں ٹیکہ  
اور ہلیں کی گما جس کی جگہ سرے میں اُر غلن لد  
روجھنے تھا اسی لواہ تریا سب سے تھی۔  
”ماہیے اُسی جس کا ذکر کیا تھا میں نے۔“  
ٹھواں کے پر اٹھتا آئی انداز پر طاہر ہیکھرے خود سے  
لورٹل کا دام کا تھبہ سے شہت کیا۔  
پاٹھ کرتے کرتے اُسی اسیکاراٹی ہمراهی میں  
رواںک بودم میں لائی۔ رعایت ہوئی تھی میں بھیس کے  
پور کر کے خود سب کا پاس آئی تھکم۔  
وہ بھی طبیبی کی گما سے پہلی بارٹی ہیں۔ ان کے  
انداز میں لیکی شفتت اور اپنی ہیئت تھی بھیس نے  
تمہیری رہیٹری کی ان سب کو اُسی سیت کو یہ کر  
لیں ہے ان کے پاس ہی بیٹھ کر کے۔  
بھیڑلی اپنے ہمکن میں جاؤ توہنے پہنچ کو یکمولدہ ہے  
ہمارے آئی سباغتی کرنے لگتے۔  
معذ ابھی تک میں تیا تھا کھانا تریا۔ تار تھا  
نہ لولو اسی فلن کر کچے تھے اس سنتیڈا کا سے  
اُس سے لگتے ہوئے نہ اور ہو گئی بھیٹھ جیج کر کے  
بیں تباہے۔

لاٹنے اُسنے کہا کہ اُن کیلپ فرائی کر لے  
جیسا بھیس تار تھا۔ اُنھیں مولا بھی ایک  
لعلتے بھیس سے اُس کے لیے جوں اُنے کو گما  
کیے تھے موسم میں ابھی بھی خوشنواری حدت موجود  
گئے۔

بھیس بیٹے جوں ہی نہیں اُس کے آگے کی ہاتھ  
کشے کے اُنھیں بھیس موقو کے کپڑلے گر آئے  
بھیڑلی بھیڑ کارگپ تھیں جو گیل بیانات بھیس میں آگ کیجے  
جسیں کوئی سکن کر مل جاتے تھے تو اُنکا کرپو کردا۔

طرف تکے مگر کوئا شوق بے آئی سستھے کر۔  
”کہیں نہیں بہاگی اُسی لے کر آجھکن بگ۔“  
”آئی! آپ بھی ملز جعلی کے لئے کوئی ولی  
دیکھیں تا دوستہ ششی کے بند من مگر مدد پڑے  
تین سالن کی باری بھی تل جائیے۔“

وادھنہ کاشان دلید اور امرقان کی طرف تک  
”ای سلہ شتابیہ محدث کی شدی“ کی وجہ سکر۔

”بھیں کپسے فریک پسند کر لیتے ہے۔“

”ترٹو۔“ طاہو ہم کا جواب میم ساقط  
وادھنہ کا د اور کیا۔ اصل میں اسے بھی مذہب  
پسند تھا وادھنہ کی جعلی۔ مگر خدا ہفت ملائیں بخوبی  
چھپی تھی اسے کلیں پسند ہی میں آتا تھا پیر شمشیر  
کیڑے تکل کر د کریں گی لار ملائیں بخلی کی شلک  
میں اس نے معدہ کو دکھاتا تو اسے سمجھا کہ اسے  
وادھنہ کو بھی مذہب پسند کیا تھا وہ آئی تھی کہ کسی  
میرج یہ رشتہ ہو جائے اسپ آئی طاہو بھی تل اول  
خس لداہ سے تلو یتھر ایسا ایسیں ضرور پسند کل  
کیوں کو خوب مورلنی ہی بے تکل گی۔

اور ملائیں کے ساتھ بھی اس کا ایسے ہی اندر جاتا  
جس کے شیخوں دوں کی شدی ہوئی تھی۔ میں  
پر علاحدہ تپی کی بارپا دریقے لے لے سئی  
خطبے کا احسان بلیا تک کلنس کے پیدا طویل نولیدہ  
اور معدہ طابی تکھے ماتھ پڑے گئے۔

وادھنہ بیٹھی رہی۔ امرقان اور احسن باشیں کر  
سختھ۔

”آئی! اسرتی کے رشتے کی سکر بہت کی ہے لا  
میں؟“ علاحدہ کو لے کر ایک جسمانی تھی  
”امے نہیں۔ ابھی نہیں تو یہ سیکھی ہوئی نہ  
شلاکی میں اپنے پھرستے ہیئے اجم کا رشتہ لالی جیں  
اسرتی کے لیے۔“

”پھر اپنے کیا ہواب روا؟“ اس کے اندازیں  
آئی یہ تپی تھی کہ معاشرہ چونک گئی۔ یوں سیکھا کیا تھا  
کہ شلاکی کو سوتھ رشتہ بند کر دیا جائے۔“

”کہل ہے سلام کا خواب ہی میں بڑی ہیں کب  
کھا آپس کے بین مسالا سے بیایی سلوک کیا جاتا  
ہے۔“

”ریشمہ درام ۳۰۰ سریں کو اس طبل بخوبی کر  
ہوئی آئی کیا۔“ اس کی طرف سے ٹھاکیں موڑر  
ہیئی تھی۔ بیکی شرمنے کے اہمی کرنے جل ہی  
حکم ہے سختے سیزین رکھوں لایا پہہ مل جوڑی اس  
کی کاہوں کے حصہ میں تھی میں کی کاہوں کے  
ارنکا، محروس کر کے اسرتی کی ہتھیں بھیگ

”اکی بنتہ تائیں۔ آپ لکا ذریں کھل جیں۔“

”تک کوئی ترمی خوب ہو تو پاکانے پاکاں گے۔“

”اے۔“ سریں کو یہ بکاہی اس کلپنے پلیاں  
تو زکراہر آجھے گے۔

اُس کے اتھے۔ ٹھنی تکریب اہر تھے تھے۔

بیکی سوتھ کی شرمناں ایسے اس نے فکر کیے

”مذہبیں اس نے نہ تو غصہ کے سامنے بھی  
بیکی کٹھ بھو جائی ہے۔ کوئی کہا گھوٹی جائے گ۔“  
مشہست اس کا چھوپس خوب ہوا تھا۔ کوئی رعوفہ نہ کر  
ہواہد پتن میں آئی اُب اس کا ارالہ سوتھوں کے  
چنشکے بعد مشاہکی نمازوں میں کافی۔

”بہت ایک بھی سے اسرتی طبیل کا بہبہ بھی فون  
ہاتھیاں کی بوجپ کلے کلے“ بگھا ہتھیں تھا اسکی

”وہ بیٹھنے کلے یہ خداش بھی آج پوری یوئی ہے لداہ  
وہ بہت ملحوظ منہ بے اسرتی لذ فیض ایسے

”بیٹھنے کے سکھنے ملے تو اسکی کیتے اہمی اس

وہ۔“ خوبیں اسی بیان اور احسن بخلی کی طرف

”میں ایک لے کے سکھنے بھی کیا بھری۔“

”خداوند اُتھے کو آئی کر لے کر جیوں

جیں جس پاک راضی نہیں ہیں۔ جو پہنچو تو مجھے  
بھی انہم پہنچنے میں ہے اسرتی آئی حساس لڑکی ہے۔

بچھو ہمی سی اسرتیان کے اصل مکاریوں کی دلیل  
ہیں۔ اگر بہب سے اسکی پاپلا تراکر کاموں عکم  
لے پا کر جس میں وہ رہے ہیں اسرتی کے ہم کروڑا  
تھے تبیسے لڑکے بندے میں خاصی سودتی آئی  
تھی۔ ابھم کا رشتہ جس پا اسرتی کے لے گیا تو اس  
کے پہنچنے والے اسیں نہیں کی تھی۔

اپنے امر بھی ڈھونکے لے پڑان ہیزے لے کوئی  
روکپنہ دی تھی آتا ہے میں سوچ رہی تھی کیا کہ مدد  
بھی پہنچانا ہے اگر آئی روکپنہ دی آہئے تھے۔

لدنی اترے پہنچنے کی ہوتی ہے دیے طبعی  
کی ہٹلے سے لٹکا ہے کہ اسے اسرتی بست پورہ ہے  
اُرچھ کھلا کر کہہ بات تھی تو میں ہوئی ہے یہ اس  
کے رفتے سے ایسا لگا ہے "بیانتے اسے تھا  
واڑھدیں یک لمرے شریوری کرتی۔

ویسے سوچہ ملک اور تپ کی تند کا کوئی ہوڑ جانا  
میں ہے مدد بھلی کے ساتھ کوئی تپ کو تھک لٹکی  
لڑکہ ہیں ہا ہے جو نہ میں سے تقد ملا کر ان کے ساتھ  
تل سکا اسرتی تو اس ماحفظے میں زیر ہے چار لوگوں  
کے ملٹے اس کی گواہتی میں لگا ہے۔" لادھنے  
نے ہمارے کی اتنا کردی۔

کہ ہلد از جلد اسرتی کی شلووی کر کے اس  
بچل کو سر سے اگردوں اور لافت ایجاد کریں  
ویسے تپ کی ماں نے یہ کہا اسرتی کے ہم کر کے اپنا  
میں کیا ہے۔" لادھنے نے بھلن کی دعوتی رک چکی تو اسیں  
لئے سوتے ٹکلیف ہوئی۔

مدد بھلی تو موت سے اس کو آپ کے سو کر  
کے کریڈا پڑھنے کے ہیں نوچی ایندہ بھی ہوئے بھلی اور  
لایک پالی گئے ہیں میں تھی ہوں لان کر کے لس  
کہ اسرتی کو لے چکا ہوا اس۔ آغون صرف کچھ کی  
لئے تذہب اسی تھی تھا۔" لادھنے کو ہر اپنے مصعب پر لاری ہٹی۔ کچھ کچھ

بکھر کے درجن بھی اسرتی کا دھلان انہم کی  
باغورشی تد کی طرف تقد  
\* \* \*

وچھ جنم کی سے تلخی سے بول باتھل۔ ابھر بھی  
اسکے سکی ایکم کی طرف کیجھ رہی تھی کیوں کہ اسرتی  
نے کبھی دکر سیں لیا تھا وہ ملٹے مڑے تھیں کی تھے  
کار بگ چدا ساتھ "میں نمیک ہوں بالکل اور شولا  
آئی کی ہیں۔ سی نمیک ہے۔" اسرتی نہیں  
خٹک لے خدا ہمپتے ہوئی نیچے جنڈو اکیے  
سب نمیک ہیں سیڑا مل ڈتم لے پڑھائی میں:

"چوارہہ! اکس کلوٹ ہو گیا ہے۔ میں کلاں  
میں چاری ہوں اللہ ملٹھی میری طرف سے سب کو  
سڑام ہے گا۔" پھر اسہا سے بھی پلے میں نے قدم  
تک چھل دیے۔

انہوں نہیں نہیں ملے جاتے ہوئے کہ باتھل  
"اسرتی بی بی بھت خوب ہے یا ہے تم میں ہاگ کے  
رواتے کھل باہر گھٹ گے" اے اسرتی کا نہ ڈے ایک  
اکھوں میں بدلنا تقد جو گنگ اپنے بدرے میں اس نے  
بالکل نیس سوچا تھا کہ اس طرف پیلے دشمنوں کا ہے  
اسرتی سے نہیں ڈکنے کیا تھی سوچ لاروں گھوں کر سکتی ہے۔

بیچر کے درجن بھی اسرتی کا دھلان انہم کی  
باغورشی تد کی طرف تقد

"کھل ہیں! انہم ہنل آئی باغورشی آئے تھے۔  
مجھے اچھا نہیں لگا۔ آپ ان سے کہیں کہا آئھے

اں طرح پختہ رشی نہ آئی۔ اسری فتن پا چکی  
خاتمی ملے میں جی کریں۔ بخدا رشی تھے سخن و تھن  
تھنیں آپ بخول  
تھیں بخال تھے تبی، اگر رہی بول اس سے  
ٹھنک کریں۔

”تم اپنے بخ کو الختمی میں اپنے کمرے میں پہنچا  
خونکے پر بھتی بول۔ شلا اسری کی باتوں سے ایہ کی  
تھی تھی پرسیخ رکھیں۔ اس کو دھانے تھے۔  
الحمد کے کمرے کا دروازہ خدا بودھی تھا۔ اس کو دیکھ کر  
یاد تھے جلد ایک رذہ شرمن کے ہمیز اپنے جسم کی  
نمائل کر دیا گیا۔

اس سدی کی تراجمتے جست بدل فتن  
”بھیں بھائی! آنے سے بھرے گام بے کار است  
بھولی تھی۔ ”غوف عذت میں کامبہ زمہ خوار نہ تو  
اکریو میں عمدت۔

”اخیرین اپ اسری سے مٹے ان شریعتیں  
کے تھے؟ ”شلا نے صاف مدد بھات تو۔ الحمد  
بوجہہ شہنشاہی کی جانبے چلتے گرد بابوں تھے اپنے اپنے  
و بکریوں میں نہ ہے۔ ”خوبی تھی۔ ”لا جنی شریعت سے ہے لا۔

”اخیر میکی! اسری کا قلن تیار اکدہ تباہیے  
مت کرنی کیہ غدت انہیں کچنڈ نہیں تھی۔ ”  
میں نے پند ترمیمات کرنے سے کیا ہو تو آجھو  
بیخی ملکت تھے۔ کوئی پرتوں میں اگر میں اس سے مٹے  
چاہیے تو پیدا قیامت اتی طبقن آنسیاں کی کا تھعن ہو  
لینے۔ ”تمہت فر سے کہا۔ شلا اس کی احتکان  
چیزیں نہیں۔

”بھائی! اپنے فرشتے کرنے کی بھی بھی میں کرتا ہے  
تے دیکھتا ہے۔ ”لے ہم تھا یہ مالکان اور اشراڑہ  
لے خاک زیریں۔

”بھائی! یہاں تھتے اپنے کھل دیں۔ ””بھم  
نے بھی اس کی خوشی خوشی محسوس کر لی گی۔  
”بھائی! تھا دیکھے ہی اپنے میں خدا اسی کو دیکھے

لہریتے تھیں کہا ہے گیا ہے۔ ”خدا بخ کے پار میں  
اٹھ گئی۔

سلا بخ کی کی کی بخ کی کی کی کی کی کی  
شروع ہو چکی تھی۔  
تھنے سے بخ کی کی کی کی کی کی کی کی کی  
کے سلسلہ پہنچنے ہوئی چار یونیں تھیں۔ ملا کر تھیں  
لکھن کتابیوں کا ایسی سے گئی ہر کلہ کی ملاد کا کلہ  
جس کی شلوٹی تھی مزے سے سوری تھی۔ بخ کے  
تیسری بار بگلے پر بڑی مشکل سا تھی۔ کول بخ  
اسنکل کوار کے ساتھ بچنے کو کاہل۔

”م بھی کہرے پن لوڑا“ وہی پا ہم سملہ رہا  
تھیں تھے پا کن تھا تھا ہوئے کہ ہم کو سوچے ہیں میں  
حاسِم کے کوئی نے اسری کو حام پہنچنے لگتے  
وہم کر خور عاجہاں کے کل کوئک۔  
کوش کی ایک کزان نے ان لادھیں گوپر لرڈوں پر  
کھنڈ۔

خود تار ہوتے کے بعد کوئی لے نہ دیں اسری ای  
ہی میکلی کروایا۔ تیار ہونے کے بھروسے غایب  
کہہ دیکھ لیتھیں ہیں نہیں کیں آہا تو کاریہ دھوندی ہے  
لکھ اس کے دیے گئے چکے تھے اُب پری یعنی  
کچھ دھماکہ میں نہیں کھسکی تھی۔

ولید اسی لیتے گا اقد کرائی سے دراتی ملہ  
قول سار مخان لئی اس سے کہہ تار کوئی کوار رہے  
لے تو اس امرتھ میں اس کے ساتھ بخوندہ افلاط  
میں بھی طرح مصروف تھے کوئی کاچھ اور ہمہ ستر جھیل  
ہوا اپنے اپنے ساتھ پیچھا ملکوں کی سیواں پر  
حاسی کی لڑکی تھوڑی طرح کمل کر اپنے جذبات کا  
بھمار بھی نہ کر سکتی تھی۔ ”لا اکر لوقات اسری لہد  
طہلی کا موازنہ کرنا تھا۔ پس اسری میں لکھ کیا  
ہات تھی کہ گزشتہ کچھ گرمے سے ہا لپڑھنے کو  
بے اس ماگھوں کرنا تھا۔  
ملا کر طہلہ کے ساتھ اس کی محبت کی شدنی کیا۔

دیکھ رہا تھا لئے اسے بے پناہ اپنی نگر رون تو سائیز  
زبان کے اسے طلبی سے شہزادی نہیں پہنچتا تھا۔  
لگ۔

مکر میں نے اتنی جلدی کی تھی کہ اسے انتہا کر لیا  
تھے۔ اسے کافی سے خود سے پالا۔

کوئی کے ہوئی پہنچتی ہی سب سے پہنچتے کہے  
اوپر سے دلوں وہ بیکے لے بیٹھے کہے اسے نہ کہے  
وہ بھی کو جگ کر کی۔ اسرق نہیں اترے کی  
کو کھوئی میں کی کو سے کوئی کھوئی کی تھی۔  
نے اسرق کو قائم کر گئے سے وہ کامیابی کے  
لیے کو دینکی او شش کی سو سو سو تھیں اسی پر  
سلامی اس کی ہمکروں میں شش کی ہمکاری کی  
تو اسرق کا چھو کر اڑ گیا۔ لوگوں میں تمام تھے  
وہ اسکی سیئے نہ بے پناہ بیتب کھل کر سحرائیز کر دیا  
تھا۔

بہت اپنی نگہداہی میں سر ہجھوئی مولیٰ یوسف  
کے بعد نہ بانے کیے دیں سے جگھا کر رہی تھی۔  
ولید کی نگہداہی اسرق کی عدو تو کسی تھی۔  
لہذا اگل تھنگی ہوئے بھی تھی اسی طبقے کو  
ہنوں اس کے سامنے میں لوڑا کر رہتے ہوئے  
سے سوچ کے کڑھ رہا تھا موانت کر رہا تھا۔

بعد میں اسے شہزادی کی کامیابی میں اشان کیا کہ سنلو  
سلانے پس اس کی پاس جاتو سو تھیں کوئی کوئی جانی  
اس کی پاس چلا کی۔

بہت دشیں بے دل خر میں تو گھرایی تھیں اسی سے  
سلانے میں تھیں۔ اس سے خوبی یا لکھا کیلے  
”ہوں تو آہے امر ملک نے کل خیڑے ملے اس کو  
لیکھت ایسا بے پھر شاخوں میں ایسا تو ہے تھا۔  
وہ اسی پاٹھیہ تھی بار امر ملک نے اس سے مل رہا  
قندھا سے جو ہزار کروڑ کی تھی۔

”ایتے کتنا میں تھے کہ آپ پیسی میں ہوں گے  
بے تباہ نے مجھے بتایا کہ تب اپنے کل سو اس میں  
میں پوچھیں کا دو ایسی تھے اس سے ہائل بھی میں

خودہ اسرقی کی بہت نواہ تھیں کریں کہ پھر ایک مدد  
جب اس نے جیلوں کو ہمیشہ کو مدد کیلے کی وہی کے  
رد پر میں پہنچتی ہے تو تبدیلہ کوئی نیسہ سا ہو گیا تھا  
کہ پہنچنے کیلئے اس کی بہت اسٹریٹ سے فراہم بہت تر  
روں سے مدد کی یکبارے اسے شریروں میں کلکیا تھا  
بے شک طبلی کے ساتھوں کی شکلی میں بولی تھی  
ہوا سے پہنچنے کیلئے جنم تھی اب اسرقی اسے اپنے  
سینے پر کے قریب تھیں لئے تھی۔ طبلی عذر لہو میں  
پہنچنے کو۔ بھیں سکا اسی کی خلی تھی۔ لسویلہ کو  
لیکھنے کیلی اور فیر انہی سے محروم گھست  
بہتے تھی۔ قریب۔ خودی بولید کی توجہ طبلی پر سے  
آئی۔ تینی جاری تھی۔ پہنچنے کی وجہی۔ کچھی۔ اس کی  
لہبے اسی کی تھی۔ اس کی وجہ بولید کے یار میں کی آئی  
بہم پہنچنے بھی۔ میں بہابہ۔ لہبہ کو بول رہے تھے  
اسے۔ بھی میں نہ نہیں تھا۔ اس پہنچنے پر اس میں مکمل  
ہر کوئی مل طبلی اور کھو رہی تھی پہاڑ اور کھیڑ  
خودی ملائو۔ بخانجیں لا خیلیں کر کے رک کی کہ  
خواہ کو اپریٹھیں ہوں گے۔ اسے تو کوئی کھج میں میں  
آئے۔ کوئی کھج اپنے ہو گئے نہ ہو گھست کے لئے  
بہم اسے کہا تو کیلئے بھیں نہیں تھیں۔

اسکی نے صڑا دے کر کوئی کو گاڑی میں بھیلے  
لے جھی۔ ہمیں تھیں تب پلیدے نے اس کی شیخ کیلے ایسے  
ڈی۔ سڑا۔ وچھے ٹوڑے سے رہماں کیڑوں میں  
اٹھنے پڑھی تھی۔ فتحت مانس سریا بھی  
تھی۔ فتحت مانس کی انجمنی ذیل سے سائٹو بھی رہتی  
تھی۔ زینے پر جیسی تھی طبلی اس کو ایسا سبھاں  
اور بعد ازاں جس کے مل سے کڑھ رہی تھی۔  
ماں۔ قبیلہ۔ قبیلہ۔ پان کے تھیں میں تھیں تھا بھی  
جنہیں دیتیں تھیں۔

تھی۔ دیتیں۔ دیتیں۔ اس کوکھن اٹھنے نہ تھا جب  
تھے جنی۔ اس کوکھن اٹھنے نہ تھا۔ اس کوکھن اٹھنے  
میں میں تھیں۔ میں میں تھیں۔ میں میں تھیں۔  
اسی اٹھنے میں میں تھیں۔ میں میں تھیں۔  
لیہ سے جان کوئی کوچھ نہ بیک مردے پہنچتی ہیں۔

کر دی۔ ” ملک گولی سے اپنے دیلات کا انکسار کر رہی تھی۔ ”  
” ہلا شاید آپ نیک کہ رہی ہیں۔ لود کیا مسونیات ہیں آپ کی۔ ”

” میں ایک بی اے کو رہی ہوں تھا۔ اُن سفریے میں اور اُن ترینڈز میں ہوں لاکھڑا اُبھے بے سورت کی تیاریوں میں ہے۔“ اب تدریے یہ تھیں سے سفریے سے پہلے ” ہمیں پہنچاں ہوئے تھے اُنہیں اسی ہے۔“ بڑی بڑی باؤں پاگروں تیل جانے کو ملا جو کرتے ہوں۔“ ہمیں ہوئے کر لیں جائیں۔ ”

ٹکڑے کے سوچات فتح ہوتے میں تھیں اُنکے تھے رامبیل سے ڈنچا ڈنچا تھے۔ رامبیل میں ایک بیکھڑا کھڑا کھڑا ہے۔“ کھڑا دلکش ہوئے کر خوش ہو رہی تھی۔ ”  
” ایک سو زیماں سکنی کلی آئی ہے۔“ ملکا اصل فون مکملی وہ محدث کر کے باہر آیا۔



جمت خوب صورت ہیں راحمنے کے بڑائے بڑے۔ ” بندہ نے سوچنے کے خوب صورت ہمکن ہاتھ میں پھرے ہوئے تھے۔ ”

” بیں کل علی الکاظم۔ ”

” تسلیب بڑائے ہیں کیا الہ عنہیں ہیں؟“ بندہ نے ملکا لیں ملکا کوون کا نال لگایا۔

” سیں تین آنحضرت نبی میں بڑائے ہیں ویکھ لیں۔“ اُنکے سوچ لیے آپ روکیے کئے آپہ اُن رحمت ملکوں اُن کے تاثرات نوٹ لرہی تھی۔ ”

” ملکا بہت خوب صورت ہیں اُن پر نیک اسٹائل بے علامگیری خیل لری سے تھے مسافر کی چبے ہمارے پیٹ کی راستہ تھی۔ ”

” تسلیم تسلیم کے لیے ہوئے ہے جسے۔ ”

” بڑا بڑا بڑا اک بخدا کے لیے جیوان اور سرکار۔“ ” خیل اُس سکلے ہے جیسا۔“ ” اُسی سے میدان پڑھو۔“ ” کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا۔“ ” اُس کا پیٹ کی راستہ تھا۔“ ” بندہ نے پارے اس کا

گل چوہل۔ ” درستہ میں پھوٹ بہجی کھتی تھی۔ ”  
اُنکی کے پیٹ اتنے ذوب صورت ہو رہے تھے کہ  
بھلن لیے تھے اُمو پور تا تو لازمی تھے روحتے  
لے اُن سکھی سے پوار اُنہاں باتا قلعہ۔ ” لاتھیں  
شوازع اکھڑا کیا۔ روحتے بڑے ہوئے تھے کہ سے تھے  
بھلن کا سیٹھن کے دیگر باتوں کی کافی مشتمل تھی۔  
کھانے بگوڑ کھاؤ مرپلاؤ بہت خوب صورت ہیں۔ ”

۔۔۔ بُوئے ہی کہ تکن دیے تھے ایک بی راحمنہ  
تھے ان کی تھیں ہوئے کیا تھے۔ اس نے قل ماں کے  
لے ہمی شنکھکی تھی۔ ”

راحمنہ پاٹیں پاٹیں میں اٹھم کے درستہ نے  
خعل پر جھاٹوں رہنے والی میں سرہلا۔ ” سپر اسفل  
میں احسن بوجو رشتہ اُبھی پسند نہیں تھا۔ اُنکی دوک  
ہیں۔ اُن کی تھرا سڑی کے ہم ہوتے رائے کہنی  
ہے پھر اغم اسری سے اچھا خاصا بڑے۔ اس پھر  
بھی تو کہیں کہے ہوں گی کیا لات ہے۔ ” مل کر کچھ جوہ  
الزم بھلی اور ہماں کی پر کے گا اس سے ہم تھوڑی  
ہیں۔ ” بھلے نہ ہے ہمیں کی شیل بھلے۔ ”

” نیک کہتی ہیں آپ لرکیں کامحلہ پاٹاڑیں  
ہوتے اے لب مذاہی شاد کے لیے سست پیٹھن ہیں۔  
کھلی دھنک کارہت ملائی نہیں بے اور جو بروئیں  
کہتے ہیں۔ وہ بیویں سے ہوتے ہیں۔ لب وہی کی  
شلوی میں مامے سولا ملی اور کھاہہ اُنہیں سو  
انجھے کئے کئے۔ قیس کھل گاہ کے لے ملہ بیساڑا  
ل جائے تو کتنا اچھا ہو۔ ” ” آہستہ تھرڈ ہاگھوں  
طرفے سے مٹھپکی بات کی طرف تری ہی۔ ”

” سکھی تو تم نیک ہو۔ ہیں اس حدیت اچھا لارڈ کیا  
بھلاڑک سے ختم لی ہے۔ اچھی پوست۔ کم کرنا  
کے طاہوں تھم بھی اس کے لے لگکے جوڑہ رہیں۔ ”

” بھلی نے ذکر کیا تھا کہ کیل لکی دلی و رکھی ہے۔ ”  
” مددنگل ماس نے ہمیں جھکٹوں میں حصہ لیا۔  
” سرماڑا آپ کے سر نے ہے خوب بھلہ دھی ہے۔  
” اس تیسم ہانتے ہے اور خاتون اُپر کے سامنے ہے  
اگر ٹھوکوڑ موندار میں ہو جائے۔ ” آخری جملہ

عی خادر اپنے مطہر ہی تھی۔

۵ ۶ ۷

اسٹل کی پہنچی تھی سلاپ اپنی رہاست کی طرز کی  
تھی بودہ بانگی زبان کے ساتھ کوئی کا طلب سکنے پر  
خوبی آپی لگانی تیار۔

"اسٹل اپنے بھائی کی بات کی وجہ سے بھروسے  
بھائی کی بھائی ہے میں نے جو یہ خوشی سے  
پہلے چھپیں تھاں۔" خوشی طلبی کے بعد پہلے

تھی تھی اسٹل کے خلوص سے مدد حاصل۔

"تم شدید کے لئے کہتے وغیرہ بوانا شروع کرنے  
کا حق تے کر کوئی حسین شدید محدث میں کامی بیٹھا۔

کرنا پڑتا۔"

آخر میں طلبی شفیعی کو اسریلی کلپر کی خاطلے  
خیل سے خروج کا الفد کچھ رکھی بی بذریعہ کو حداشتی

کرنے کے بعد اس نے فیض بند کر دیا۔ سارے احصان  
طلبی کی ایک صیل میں ایک گرد گیا تھا۔



لائشہ کو سالگر تھی۔ سلسلے میں اسکی گمراہی  
لگ کاٹ کر خوش بوجال تھی اپنے اسی اور سی محنتی  
لئے اغذیلات استنبالے پرے تھیں۔ محدث میں  
لے رکھی بچپن پر معاشر خوش ہو ہوئی تھی۔

مسالوں کی استنبالیت کے مخصوصے سے تھی۔ محدث  
لود اس کی طلبی کو اپنے لائیں ایسا بھی اسی کا تھا۔ طلبی  
لاہور میں پہلی کی شغلی کی شکنچی میں صبور تھی  
اور طاپوں کی لائیں کیے آئکنی تھیں لیکن امدادت کو  
لئی۔ مدد بھی بنتی تھا اس کا تاثر آنحضرت تھی تھا۔

برخلاف مدد حستے اپنی طلب سے مدد بورا کیا تھا۔  
سالگر پر خدا کے ساتھ ساتھ اس کی نیاں نیاں

الحمد بھی تھے تھا اس کو سامنہ سے نیا اسٹل میں  
چھپکی اس لیے کہی خاص طور پر تیار تھا۔

اعظم کی نیاں اسریل کاٹی طواف کر رکھی تھی۔  
وہ حستہ کا علاوہ کا انکسار تھا تو وہ میں آیا تھیں کیونکہ  
بھی میں اس طلب سے کوئی کامی بخواہ کیا تھا۔

کرنے کرنے ہیں کے لئے مدد ہمکہت میں ہوئی تھی  
بھیساں نے مغل کے یادت نہیں کیتے ہیں۔

"بجزی تو ہذاں کی خواہ میں ہم ہمارے مختار  
بھیکی کا ہاست ہے میں کلم ہوں کچھ۔ آپی لود  
طلبی سے ہات کر کے اُن کی رائے باقاعدے کی کوئی  
کریں گی۔ توانہ کا، اب جو صد اثرا خوار ہونہ کا پرو  
کل افضل انسان نہ اس طلبی سرت پر بکھل کر بولے  
ہو۔ میک کہ تم پڑھتے۔"

"لے تھیں تھیک یہ تھیک ۲۴۰ کے تھے ۱۳۰  
کریں گی۔ مہلی آنینہ تھا میں بڑھ کر وہ کاری  
ازنی اولیٰ تھیں آپ کو تھیں یہی تھے کہ جیسی کتنی راستے  
۔۔۔ ہلی تھے۔ پھر اسٹل تھے وہ طبعی طریقی کام  
۔۔۔ "روحتہ کا نام ازمنتی تھا۔

"اے روحتہ تھی بائیں کرتی ہو۔ اس میں  
ٹکریں لی کیا تھا بہاؤ میں سے لیو کامل کی ملے ہے  
وہ پورے شام میں سے کر رکھی تھیں بعدہ میں کے  
پڑھے ایسٹن نظر آ رہا تھا۔

طلبی کے ہمراہ امداد سے اسریل کے سپردہ خلوص  
چھپکتا قدر دامت کم وسعت میں ایسوئے عسوں کر  
یا اخذ۔ مغرب آن کمال کرنے کے سب وہ تو کہ ڈالا تھا  
کچھ تھے اسے پا تھا۔ وہ قریل میں ایسے ہاتھ کے  
ٹھیک تھے اسے جو سمعت تھے۔ اس لئے اس نے  
سچتے کہنے اور کوئی کوپ سودت سیٹ  
معاذ فی ذرا باغ۔ طلبی کے ہمراہ سے نگہداہ کا مدد  
نمٹ جلوہ امنی اور تھے کہ۔۔۔ ایسے مدد اسے اسریل  
بھیگی۔ سیستھنی اسٹل کے تھا تھے۔ مدد نا داشتہ تھا  
یعنی قر۔ اس من بھائی کی بیانیتی اسی سے پہلے  
میں خانگی نہ بادھ دی تھا۔ اسے طبعی ہی تھا۔۔۔

۲ رجات کا جگہ اسریل کی طلب سے بانے اس لئے  
ٹھیک کے کچھ بھی کہنے پڑتا۔ پس اس سب تو رہا

”ہلہ بیرے ساتھ ہمت خود کی بات کر لیں۔“  
اس کے تجہیز ہار جنہ سے اسرائیل کے بحکم اپنے  
و مژد میزانت مل پا کیا ہے اور قدسے ہمت کا مظاہر  
نہیں۔

”میں کسی نیک باری کی تپ کے ساتھ تدوت  
کرنے والا ہر کرکسی شہر میں۔“

”ہملاں نہیں ہوں گے تمہارے آجھے تندی لیں  
کے بھلی کاظمان سونو ہو دی صورت کا جک کبستہ مل  
رہا ہے۔“ انہر کے تھداشت سے اُسیں تک مل دی گئی تھی  
وہ سن ہو گئی لور کجو میں تکلوا لانہ از سے  
اُنکے لیے۔

”میں کرنٹولانہ تم سے شدی ہے جیسا کہ  
ذکر ہے اس کے گروائے آئیں گے تمہارا شرکتے  
ہیں ہے اپنی لوگات میں رہوں لیں آئیں گی کل۔  
میں نے تمہارے لیے یہ اگو گیلی ہے جسے جب  
ہی کرنا پڑے بھلی کے ملتے ہے تم ابھی سچ  
جا گی۔“

انہم کا بھی ہمت مقاومت کی اسی سلسلہ میں اپنے  
ولا خوب خورت گھلیں کسی میں بڑکی الگی  
چک گاہی تھی۔ اس کا بے جان سما باتوں قام کے انہم  
نے اگو گیلے پسندی کی۔

وہ حس طرح نیا خاچاڑا یا اسرائیل کو حیثت تھی کہ  
وہ اتنی جلد اسے تجدی سیست تباہ کرائے آئیں سے پلا

گھر ایسیں اگر کتنی درستگانہوش بیٹھی ہیں اس  
وقت بیٹھی شدت سے کی تهدید کے کھیے کی  
خورت گھوں ہو رہی تھی لور کو صد کن بے سلا  
قراطیلی ایس کے گھنیں میں طلبی تھی کہم کیا بخاتا کیوں  
تباکر ارائیوں کے ساتھ طلبی کی طرفی میں تھی۔

طلبی کی تو اس امداد سک جاوی تھی۔ وہ دو بعد  
میٹے مل کر بولیں ہلکا کاموں مانے گا۔

”اُسے اسرائیل کب ہے۔“ ”لور کامل خوشی سے  
بھر گی۔“ ہم نے ہر ایک بھول ہلکا تر کے  
اندر کو۔ ہم نے ہر ایک بھول ہلکا تر کے

امریقہ کے الگ تھلک سی کڑکی تھی اگر اپنی  
پینٹ خاتے اس کے لیے ہے۔  
”ہمیزیم کب ہیں مسلمانے؟“ لاج سے عہدے سے  
بیا۔

”بھی کچھ ہے نہیں ہے۔“ اس نے جان پھرلن  
چکی۔ ”بیر مل بیب ہی ہوں۔ اس کے بعد شلوی کے  
لیے تیار رہتے لیب میں لور اخلاق نہیں کر سکتا۔“  
یعنیہ کہ اس طرف آزاد کیجئے کر کے عطا ہو اپنے ملک والی جگہ  
چلائیں ہو جتنا اس کی طرف دیکھتی آری گی اور اسی  
کی پیاس جا کر دیکھی۔

امریقہ نہیں سے خدا شعل سے ختم آنا کے بعد نے  
اس کی طرف بھی گئی۔ یعنیہ ہمیں لگوت لور  
تلومن سے اُنم سے حل اخوان پوچھتے تھیں وہ تین  
ہوں۔

”اُر۔ بھیجتے تو کب ہمت اپنے لگتے ہیں جب بھی  
اپنی ہے بھرت جلد اسیں بھلی کو نیا سے۔“  
پہنچتے ہوئے ہمیں ہمیں ہو گئی تذاہم کو پے چلی اسی سے  
لی۔

”اُب جب کیں ہو گئی ہیں؟“ انہم کا اضطراب  
اُن کے پیسے کا ہر ہو رہا تھا۔  
”تُب۔ بھری جلدی ملکن ہو، ملکی و قیتوں کو اسی  
کی کمک پکھو لور لوگ ہی باختر مل دیں۔“  
یہ کہہ کر دوہلی ملکی نہیں۔ لور انہم خست ہیں  
میں جلا ہو گیا تھا۔ یعنیہ نسبات میں لکھ کر دی گئی۔



پانچ سویں تھی۔ کلاس نہیں ہو رہی تھی اس  
لے اس آنکھوں کی کھیط کہہ۔ ہبستہ قدموں سے پتی ہے  
ٹوپیں ولہلہی سے باہر تک 17 اجھم۔ نظریں ہو اسی  
ٹوپی۔ آنہا تھا اور اس نے اسرائیل کو جو ہمیں لپڑا اس  
کی چل میں تھیں ہمیں لور اضطراب فل۔ اسی کو کسی  
انہل کا حسائی ہو۔

پر کے گزہ کرنا شد آئی۔ کلی بھی نظر میں آتا  
مولیٰ تین نظر میں آری ہیں۔ سوچنے پڑتے

ہی اسے تارا چھپتے  
اڑے تباہی کی تصوری طولی تباہی ہیں۔  
ہر سے ہر سے تباہی پر چھپتے تصوری کہ زندگی  
تمہیرے عیا دکار ہا قاود کم۔ تباہی اسی مدت پر کوئی  
بھی نامناؤں چالاتے۔ تاریخیں کافی ہیں اور اکلا  
سب کوئی تبدیل برائی۔ ”تلی نہیں ہیں؟“

بلکہ تو سا پڑھ لور تواز اپنی کی آئی۔  
”سرنی اصل کی کہ رہا ہوں۔ کس سے اسکے میں  
بہت کرنے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا تو بھت آئیں  
لئے تھیں، پڑھیے بھتے تھے تو بہت ہوئی ہے بیٹے طلبی  
سے ہوئی تھی۔ میں اسے متھل گھر کشمکشی  
بہت تعلیم کرلو۔“

رلیدہ اس کی طرف چھوڑا تو جیکر طبعہ دوڑے کی  
طریقہ تھی اور رکھنے پر ہر آنکھ سوچنی گیت کا کہتا  
کروں۔

”لے اس نی رو تو۔ سوچ میں مذاق کرہا تھا  
طلبی دھوڑیں ہیں ہی۔“ وہ کھلپ کے چڑھے۔ دلہی  
کیڈا لاس اونچہ کا سرمنا۔“

اس کی احتیض تو یت پھر کی ہوتی تھیں کبھی کبھی تو اڑ  
میں آئی تھی میسے ہ پھول کے شرمیں تھیں تھیں تھیں۔  
جیل تھیں بُشکر تھیں۔

رکھدا لے نے آسو جب تکیں میں الجان لوگی کو  
سطلم۔ مٹکی۔ اور دی۔ گھست سے اندھہ والی ہو کرہ  
سید گھاپتے سریش آئی۔

ماں بہ ماٹی کے عالم میں اس نے طولی ہلی کا فخر  
مالا ایسل اس وقت دو دل شریت سے پہنچا رہا تھا کوئی  
؟ اس نے لکھ دیوں سب کے سکن۔

”کلوب۔“ تو اڑ طلبی کا ہر روز میں تھی مواد گھیر  
گھر کی بخوبی مل کے لمبی تھی۔ اس کو اڑ طلبی کی ہے یہ  
میں یعنی گھر یا اس سے غیر لانے میں آئی طلبی  
میں ہوئی گہ۔

”تی آپ کون اکھلیں آہا کہا پتھر۔“  
”وہ تاریکت کی جس اور سکل دونوں طریقوں کی  
میں محو ہات کر رہا ہو۔“ دوسوں طریقوں  
کے دش۔ آئی کرزی کا تی اس تو اڑ کو پھل کیں  
تیکیں دھونے پڑا تھا۔ مختار بھاگ۔ دلادا اس کی نہیں  
سو ببر کیے بغیر کل ریج کر لے۔ میں تکمیل میں  
ہوں۔“ یہ جانے کے بعد کہ دوسروں طریقہ مذہبے  
اہن کی ملت اور بھی تخلی دھرم ہو گئی گی۔

”اپہا پھا اپہا ہیں۔ خیہت اپہے۔ تیکی کوارڈ  
کیا ہوا ہے؟“ اس اس کے ہے کئے کی دھوکہ کیا اسے  
کے بخطے سارے بندھن ڈھنکے  
”کب جو سے شادی کریں گے؟“ ”بھر  
آسیں آسکھیں۔ پنکھوں کے ساتھ لٹڑیں لے لیں  
کر اس کی نیلان سے لٹتے رہے۔ پختہ شی میں آئیں  
کسے لارا اللہ بھر کیں کلپ لارا لاریں۔“ بھم کا جہد ملت اور  
شولا تکی کے ملات ہیں جن لکھر کیفیت میں بھنسے  
پکو کھٹکا ہی۔

تسلیں دل ان کا۔ کر کے اس نے دوہری پھل دل اور سکن  
کھنڈل پر۔ سر کو کپڑہ پھوٹ کر دیکھی۔  
آن میں سی ہی کیا کرواتا تھا۔ پیشہ تھوڑا بھر کو  
روا تھا۔ اپنی ابا تو خلام کر دیا تھا۔ اسی کھنڈے کے ملائے  
جس کے اہل از میں اس کے لیے ستر ہو اتا گا بولے  
تو چ کے ہل کر رہا تھا۔ میں تھا کتنی اسی کے ساتھ  
اکنے کیے کہ دیا کہ جو سے شادی کر لیں۔ کاشیتے  
سب کئے سے پہلے اپنی کی بیوی کا شہزادی سی وہ سب  
یہنے سچنے کی ہاتھیں کی اب تو تیر کھلے سے بکل پھا

لے اپنی آنکھیاں۔ ٹھین میں آنکھیاں سائنسی  
طاہوں آتی طلبی کے ساتھ ایک اہلہت مالا اپنی  
قدہ تو شیش میں طلبی کی بھٹک تھی۔ یہ اس کا  
بھرہا ہنکل دیجیں قند شب بیدہ بھل کی غلزار ہمیں  
بیٹے سے میں اہوال میں آتے والے سماں کی  
طریقہ تھی۔ میٹھا ہو تو آتی نے بھل بھت سے  
گئے رکھا تھا ملکی شراری اور اسے لے دیکھو رہی۔

بہتی لائیج اور جان کے ساتھ اپنے سکیے جا  
سکوں تھے۔ ورنہ بعدہ بھی کے جملی ارثات کی  
شلکی کی نسلکس ہوتی۔ اور اسری بستیوں میں  
ریتی کی اس کے بلنے کے بعد گھر بستیوں میں سا  
گنے شروع ہو گی۔ تبھی تینوں جملی رات گوانچا  
ٹیل کے ساتھ آنکھیں دبپ کے سلے میں کراچی  
میں چھلکی پکیں میت تھی تھے جو کھنی ملی تو گھر کا  
پکڑنے لیتے۔ یہ دنیل ایک بیٹی بھٹل کہنی میں میت  
اپنی پوٹ۔ کھم کر رہے تھے۔ ان کی کرواتی  
بیٹت ہر لیل و نیل کے آندہ بھی آنکھے اسری کو رکھ  
کے ساتھ خوشی کی تھی۔

لب پا تینوں جملی کی تد۔ جو دن سے سجن میں  
سمکی بھلی تھی۔ دھری بھنگی پچھی پتھرے  
تحالی کی خوشی بھٹل کی تھی۔

و سرے ہن اگر لار جملی کو بھانگی کے ساتھ  
بھی جھلکی بھی کے سئے تی بھول بھل بوقتی تھی ہوئی  
تھی۔ سلما کے بعد احمد طوب پشکی کی تحریکات کا  
تختہ بول۔

لوحر کام لور صوفیت بست لواہ تھی بناہ کے  
اصرار پا اپنے اسری کو لوحری بھجوڑ بول۔ گرسے  
ایک رات بھی لاہاہر میں رہی تھی۔ لب پورے  
پتھرے کا تواریخا تقد اس کی قفل رکھنے والی ہوئی  
تھی اپنے پتھرے طبلے کل بیعتی نہیں۔

بھو بھی کھم ہو دیتی۔ بھاگروان۔ ڈارے  
خانہ ان میں کل بھی دو قبیلی ہو۔ نعمات بھد بھد کر کم  
کر لی۔ لب اس کے جملوں کی شہادی ہے تو تم بھی  
بھو بھی دو قبیلے سے ہو لینا۔ لد کی لوحری بھری ٹکڑت  
لڑویے بھی صرف اور تیرہ بھرے پاس جیر۔

انہوں نے جعلیہ اور بینے کا ہم نیا توہن کھل سر  
پلا کر دی گئی۔ تھا ہر چیز اپنے بھی اسے ہلکی شانی میں

ہونے تک دکنا تھا۔ اب اور لندن میں بڑی فوجیں میں  
کیوں کہ اسری سے جو لیل بستی پار کر لیں گے کہ جو  
سندھی سکلنکھن کا اہتمام اور سکے کہ جو  
کھلے ہے میں کیا کیا قلہ۔ باہر سے تمل لودھ میان  
بولئے گئے تھے۔ عاشہ بھاگی لیں الیکٹرانیا سے  
ی خواتین سے بھی طراپا بجن میسا سے کی آیا۔  
بھی اس کے حافظے میں تھوڑے شکریہ میں  
ٹھیکاری اور اہمیت کی طبقاً اسے منا نی  
تھی کی جس کی شہادی کو اسکی پتوں میں ہے۔  
طبلی کے شو جو بیلہ دکار مغلان بھل کے کاگہ تھے بیل  
لہور سے ٹرا سفر و کرمان ہی میں ہلام تھا تو تکمی  
یہاں آئے ہوئے ایک چھتر دن ہی ہوئے تھے  
ولید لور طبلی کی لوسمیح بھی کار مغلان بھل کے ہلکا  
ہوئے گائے سارے سہاروں میں طبلی اسے ہلکا  
نشست ہے بھر لگی تھی۔

پوری تقویب میں اسری اسی کے ساتھ ساتھ ہوئی  
طبلی بھی بھل ایچھے سے اسے اپنی قیلی اور سرل  
کے اسے میں جاتی تھی۔

ویہ کلنکھن سے بر اہتمام گھر بور قریب دیک  
طرف کلڑی جملوں میں کا تو سیشن دیکھ رہی تھی جب  
اسے تبہبہ طبلی کی تواڑکی تواڑکی تھی۔  
”اے احمد بھل کھنی ہو۔ میں خواہ لار دی بھر  
لوحر دھوڑ رہی گئی۔“ اس کے پاس آ کے رک  
لی۔

”کپ کپ دھوڑ دھنی تھی مجھے۔“  
”اے احمد بھل ساتھ میں پنچھل سے  
ٹھوڑا۔“ اسی کلڑا دیکھ کر احمد مغلان لور بھریہ کے  
پاس آئی۔

”اے جس میسرے بھلی مٹھی میں بھرے۔“ بھرے  
اسری رات بھاگی کی تھی۔ ”کار مغلان کے پاس دامیں  
سکھنے۔“ بینا کو مٹھی مٹھی لور بھر ازندہ نہ دیاں طبلی کا بڑا  
بھنیں تھا۔ اس طبع اپنے تھدف کر لے۔ پہلی اسری  
ہوتی نظر لے گئی۔ مغلانے مذب بھے میں رکی  
ٹھیکاری کا ادا۔ رکھ لے اسے میں ملے بھلی مٹھی

تم پہنچیں، تم اپنے رہگا۔ چیزیں جو کسے سرسری میں کرے  
میں کوچھ ایساں۔ کل شاید وہ جو دعا میں ہے مولیٰ مکمل کو  
پہنچا کر احمد کے گمراہیے آئیں کے تمدا اتو اتے  
بے ان کی طاقت دیکھتے والی تھی۔ بس سیر تھا  
بہتر تھا کہ اسیں اور لوہگی تھا کہ اسیں کوچھ تو نہیں  
پہنچی بھی جی خواہش تھی کہ تم سمجھیں کہ کون تو نہیں  
یہیں چاہیں تھیں تک کہ مصلحت مکمل لئے منہ سے بھی خود  
انقدر کریں اور یہ تو سیکھی خواہش کل فخر تھیں خود  
پہنچی ہو گئی ہے۔ “طہیں اُن کے کتنے میں

سرکوشیں کریں گے؟”  
“اُن تھیں کی ایک ایسکی طرح وہ کہیں تھیں جی تب  
امدعت سائز کا بھی آئے ہے ایک نظر لواہر بھی اس  
بھی نہیں ہیں راہوں میں۔ ہماں کی! نیچھے ٹھنڈن کئے  
ہیں۔ سطلکی طریقہ بھی شمع الگ سبا قلا اسی نے  
جیں ٹھنڈل سے صلام کیا۔  
نعتہ بھاگی نے احسن و فہن کرنے کے پورا پتے  
سکھ لاؤں وہ بھی ہلاکن گردے گئی۔ سب سے سلیے کوئی  
تل سخو کرنا تاجدیدی کرنا تھلطا ہو آئی کی فراہش ہو۔  
فراہش نے بھوک کے ہاتھ پر پھلاسیے تھے۔ محو  
بھی آیا تھا۔ احسن نے اسیکی طرفی بھی اس کی طرف کیوں  
کی تھی اس کے چہرے پر سمات سخیدی اور غمروتی۔  
نوش خوش تھے نکھربے تھے جیسے زندگی کا ٹینڈا ٹینڈا کیا  
ہے۔ نہ کوچھ اس کے چہرے پر نکتا پاہتی تھی نہ  
بھر نکھر نہیں آیا تھا۔ احسن کے ہل نے ایک بیوی  
پس کر دی۔ لہ لہوں میں محاطے کی تھے تک جیتی  
کل شستی ملا۔ اس کے لئے تبلیغہ بے باقاعدگی سے  
ہے۔ کمیں سک کر رہا تھا۔ اس میں اس کی اپنی مرضی اور  
ٹھاکر کو دھلی لیں تھا۔ احسن کے انسوں کو اور

بھیج کر ستدہ معل کیا تھا۔  
\* \* \*  
کوئی رہنا کے ساتھ چاکر جست پٹ مندی  
چوٹیاں بڑے ایک بیٹھنی سوت لے لئی جی۔ رہنا کی

سمالا و رعمنہ کہا ہیں بھی آئی تھیں سارے مغل بھل  
بھی آئیں تھے۔ اُن آئے تھے۔ وہ جو کہ جو اڑا اڑا  
سچھی بھی نہیں کرے۔ اسی سریلی و نیسا کی سماں تھے کہ  
لذتی لوز کا گردی گئی۔ احسن بھن کر تھے خاصی کو  
مندی بھاگ رہی تھی۔ اس کے لئے کوئی کھانا کی کھانے  
چل دی تو انکر درمیں لے کو۔ جلدی مگر میں کی سکی  
کھانوں نے اپنی طرف سے امریقی کو تیار کر دیا تھا  
ورا انکر دو میں سب اس کے انکار میں تھے۔  
امریقی کی موی اکٹھیں میں دیا ہیں بھی لرزہ رہا قابض  
اس نے ٹھنڈلے پر نیڑھے میرھے میرھے سوچا کیے۔  
بھرائیں کے بعد دیہوں کوں دھارہ رہتی تھیں جو دو  
سارے لوگ کی ٹھنڈن ہے۔

”وہ تو محترمہ کتابیتی ہیں“ احسن بھن کے  
تھے سے مگر امریقی کو دیکھ کر مصلحتی میں  
بڑا جو لامہ دوں اس کی طرف بچک کر گیا ہوئی۔  
بھلایا اسی کیتی ہے کہ رہا ٹھنڈلے سے کاروں میں  
بہت سکھ رہتے تھے میں دوں میں لئی ہے۔  
سب کی مددوں کے خیل سے ملائے لیتھے۔  
بے راستہ نہستے نہتے کا گاہیں ٹھنڈل سے گھونٹ کر  
بعدت اور احسن بھت پر سکن تھے۔ ایک اس  
فرض لواہو تھا تھا۔

ٹھنڈل کے بعد شاہ کی سریل فن کے اسی کے  
ٹھنڈل کے پلے میں بتیا تزویر ہے جسکے حسب یہ تھے  
خوب شد کیا اور شسلا کو سے ٹھنڈل کی دھمکی ہوئی۔  
اسی پر اپا تھا زندہ بیکم کورا گہم ٹھنڈل کیا۔ کل کہ  
دو الی کر سکتے ہیں۔ تھی کوئی تھوڑی نہیں تھی جو ہلائے  
کے بھر اسی پار خبر نہیں تھی۔ بیکم نے اسی پار خبر  
تھا کہ احمد امریقی کی بخداشی کیا ہے۔ اس دھمکیں  
دی تھیں۔ اور انھوں کی بھی دی گئی۔

\* \* \*

صلوک کو چین میں آہا تھا کہ بدلہ اس نے اسی  
کے درے سے ناہیں پڑیں جو سے شدی کریں اس کے  
بعد اس کی بے رہا ایش اور ہرے تھے جو اپنی جگہ

لیے ہی تھی کہ حاصل نہ اس پر ڈینے لیکن اس کے لئے  
میں آگر ہمارے دلکشی کو نہیں کیا تو ایک سادا دل کی بھٹکی  
تھی کہ کبھی اس سے بھلاؤ اور بھاگی نہ فونز رکے الی  
تلی رکی تھی پھر جس کھڑکی وجہ سے اکار پھوڑا ادا  
بھرن بھلنی نے اس کا حل بھی سچی یادا قاتا گر فلم  
کے لامپی سرائیں کاٹتی یہ شکر کے لئے دنیا بنا گئی



بیٹھنے کے سریل والے صندھی کی رسم کرنے  
والیں چاہے تھیں ہوئی ملکہ نعیمیں ہائیکن ہو گیم  
بیٹھا تھا تو اس کی کمزور تباہیں بھالے کا لری ہر لوری  
بھوکھیں اس نے سارے گاؤں کی ٹانگیں تذکرہ کر کے  
دی گیکے اسی سو فی ملکا بیٹھا قلب  
اسی بھی روزیں ہی تھیں کہ تھیں نے اسرائیل کے گرد گروہ  
عسویں کر لیا تھا تھی تو ہمیں دوش سے اس نے  
وکیل لا اشدا کیا اور شوریہ گرد کیا  
میں اگر ملتے آہی جلا کریں  
لائزی ہے کہ تم مجھ سے پڑھ کر  
آہم آہم۔ اس نے اسرائیل کی پے ٹھنکی کر  
محسوں کر لیا تھا تھیں تو شرامت سے کھلائی  
انی شدی کے طن کیں اسپ وادیہ  
تم بھی خواہ کو میں بھی خواہ کریں

جسرا جسرا

محلیوں کی شرادریوں کو انہوں نے کر دیا تھا  
معنوں میں اگرچہ یہ کھلائیں ہیں آگرہ تھے مگر  
بھے بھے میں نہیں تھے ہیں۔ اس کا شامہ اسرائیل کی  
طرزِ قدر  
اگر جو بہت کچھ ہے گھر اور گناہ ہے کہ کچھ کرنا یا اس  
میں سے ہوئی ہی نہ بوجائیں۔ مسح کا لامبہ ملکا ہر دن  
اپنی ہیتی ہے تو کھلسا کی پیشکاری میں آہو ہو گئی۔  
تھی مدد کے رشتے کی تمل لوح راشٹر میں مل کا تو  
پاول و پیدلاہ اور نسلوں میں ہو گکھ پڑے تھے  
اور ابے تھے ان کا تھیرستے پر اعلیٰ ہو گیا۔  
گزے تیابے شرمیں کی طرح ہم ایسے ہیں

تھیں تھے۔ اسی میکن طرح ہم بہت پہنچ کر یورپی  
تھیں بھیجے ہیں اور ہوتی ہے۔ جوڑے اس لئے قابل  
ہر نوٹ۔ سرخی نکلے سماں کیجھ کردا طلب کی تھی  
یعنی تھیں کا مردم ہم اتنا تھے۔  
میں جیسے تھیں ازارے لوٹتی اس نے سب کو  
پھان کر دی تھیں پھر ناوارہ طحلی کے سامنے اس نے  
سچھ جو کہ بیان ہوئی رکھا تھا  
۱۷ اگھر نے اسے دھکن کی ہے کہ اگر تمہاری  
ظرفے ایک دو اوپیں لعنتی اگھوں میں گئے  
ہے۔ اچھر تھیں ہے۔ لہڈو کتابے جلدی کتابے  
ہے۔ ایک سے جو دل کی جیسے کچھ تھیں۔  
ہم نے بہت مختبر لے گئے میں عادہ طلبی کا حل  
تھیں سے مدد ہو گئے۔  
مذاہ کیوں نہ تھیں جیسے کہ ہمیں اسرائیل کو نہ  
پسند کی جس سستے ہے یا ایک سارا ایگی ہلاتے ہے  
بے کی بھک جنپاڑے گئے۔ آخر ہملہ نے خوبی کو ہمیں  
بہبہ کیا۔  
حرب کے اتے انگریز گلے تھیں کے بعد ہو گیوس  
نے جسٹ ویش شرارت کی۔ مرتبا ہو چکر ایک جلدی  
تھے خوبی سے تھیج رہی تھیں یہ یہ حل سوال لٹھلے  
بیٹھ کی تو تھی کہ قاعصہ انسوں نے خادم و والوں کو بھی  
تھیو شہزادوں کی



بیٹھنے کی شدید نیکی تھوڑے نہ رکھے تھے۔  
ایسی بھلائی سے طاہر و نیکم ہے اسرائیل کی رحمتی کے  
بے ہم بہت تھا تھیں میں کی تھیں یہیں بھی انہیں  
تھے تھے اپنے ایک نکار کے باس میں مارے  
شہزادوں کی ساست کیہے۔ نہ پھر کھانا تھا میں ملکتیں کرنا  
تھی دفعے ہزار اور مہاتما اس کے لئے کہوتے ہو  
تھے۔ اس کے نہیں کھلی کی ذیلیوں کی خوبی تھی۔  
بھت کی تھیں گی خوبی کی خوبی کر شہزادوں کی تھی۔  
کی تھیں۔ میں ایک خوبی لور سکن بھی تھا کہ اسرائیل کا  
میرجا تھے جس کے ساتھ ہوں۔

ہم سے کوئی بخوبی نہیں تھی، ہم اپنے پتے میں آتا  
ہے اس کے لیے اپنے ہی سمت سے دلدار نہیں۔  
”اب تم یوں لارنا لور نہیں ہوتا پھر وہی  
تمارے نئے سے پہنچے میں کی سوچ نہیں تھی کہ ہو سکے  
بے شکھ ریکھتے ہی سے ہوش ہو جاتے۔ اس تو میں  
تمارے ساتھ ہوں۔“ وہ جنم بختم کی بے شکھی لے  
لے۔

”مشائیں جان ہوں کہ نون پر ہدمی تھیں بوس کے  
رعنی تھیں کسے۔“ اب تملے اس نے لوگوں کو ٹوٹایا۔  
”اسریں شکر نے اس پارے میں مامے کوں ہات  
میں کی بندے ہے کہا کہ جسے تم بہت اچھی تھی ہو لب  
دیکھو۔ تم ہیرے گھر میں ہو۔“

اس کی اچھی نیاز بوجپ پر اسریں کی آنکھیں نہیں تھیں اور  
جیکو وہ اس کی پارے میں کیا تھے اس سوچ میں  
رعنی بھی لورہ کیا تھا۔ بعد روشن کامن رکھے والا  
حکاکر لور مخفیہ موتی قل کلو جنی تھی۔

”میرے نہایا نہیں کہ میں جھین کیلکاڑا نہ ایک  
قدم تک جو تکہ اس کہت قب کلا تھا۔“  
کہ اس کے نیوں سے اچھی طب فرمبے میکا اسریں کو  
لپا آپ پہنچ لے پھوکرنے لگی۔

یق حماں لکھ کے بیدھن میں بندھنے سے پہلے  
حلائی لے بھی خاص تھوڑے سے نیز کھا لاد  
ہوا سے بھنل لور اچھوڑے خاری توکی تصریر کر رکھ دی  
اپ جب وہ اس کی مٹکو جن میکی گی تو رسمیاں  
ہستے کے قحط سے اس کے طبل میں اسریں کے لئے  
اک خاص متھم بھی پیدا کر دیا تھا۔ رخملھاپا ملی  
تلن پنکھی راستے جھوٹی سیدھیں سیت دلتے

اپنے سمت قب عورتی ہوئی۔  
”اسریں! میں نے میں تھیں تھیں تمدے ہئے  
اپنیا تھل تھلدا تھپ تھپ کر دنایا میرے سهل کو حرم  
لود اور اسے کو مخفیت کر کیا تھا۔ پرب قب تم ہن پہن  
ہیرے قب آئی جا رہی۔“ میں جب دلکش کو پہنچا  
لیتا ہوں تو تمہاری بیدھن ہوئی ہے۔ اس سے یہ  
میں چل جائیں گے۔ تھا اسریں اس کی طرف ہڑا ہیں۔

ہڈا ہن بعد شفقتی تھے میاندنی پہنچتے ہمارے افراد  
ہلئے گے۔“ ایک ندردار قب پہنچ ہوا تھا۔ اس  
مفت انگلی پر ٹھکریتا ہو گیا لورڈ جوک پھوٹ کر لوپہ  
حلال کپاس پہنچا کیا۔ بھی ادھری تک ٹھکری  
ڈرانیز نکل کے قبے نالے لیکیں۔

تھیں کو ہائے کی شدید طلب ہو ہیکی تھی مصلحت  
کما کما کر رہا اصل عامل چہہ رہا تو گرم گرم چائے مل  
پائے مگر اس کی تھی سودا ہی گزرا تھا۔ سے یہ تو قبھی  
شفل تھی کہہ پڑھتا کرلا پیسی۔  
”ایکان بھائی! اس نہ کر لالی ہو۔“ یہ تو اس میں  
کی تھی۔

”میرے لے بھی ایک کپ“ میں بھی ہوں گی  
ہمہ یہ ہی۔“ ہر طرف سے ایک قبر تو از  
اہن۔ لہ لہ کڑی ہوئی تب معدہ کی تلی لالی کو بھی  
ڈولیا کر ان کا بھی چھٹپیٹے کلکل کر دیا۔  
”بھائی! ایک کپ میرے لے بھی ہو۔“ میں کے  
پیشیں بہت تھی۔

حلاںکی ایک کرزن اسریں کے ساتھ چڑکے پکن دکھا  
تکہ اسری فتوہ بھی مختصرے ہٹا چاہری تھی۔

”مولا! تم بہت خوش قبست بھو جائیں خدمت  
میرے بھوکی ملی ہے۔ کسی دو شن پیٹھیا ہے۔“ ابھی  
ہاتھوں میں تھیت ہوئی ہے اس پیٹھی۔ ”اس کے  
لایا بھی خداتھیں کر سفے تلیں ملے کما تھے  
اسریں الیکٹرک کمٹل میں چلنی لور پی ذلل میں  
تھی جب دلائی سے تدھیں کی تہث اندراں  
سکپیاں آرکی اس کی گرفت گھوی۔ یچھے سڑا کھڑا تھا۔

”میرا بھی چائے ہیں کوپل کر رہا تھا اس نے کیکن  
ٹکو چلا کیا۔“ اس کی آنکھوں میں پھری جھلان کی تحریر  
پڑھ کر دیکھتا تھا اسریں کے قبتو سمت سے پڑھ کے  
”اسریں! یہاں اکھروں سب لاگ کیسے کے چڑھاں  
کی کھڑا کھڑا کرنے کے لئے نہیں۔“ سہ لہے میں  
پہلے۔

بھی بھکر پکیں سیت۔ جسیں ملتے ہیں۔  
یا تم خوشی میں بھی رہی اور کوئی میں بھی نہیں۔  
ہون تھے اراطی کو مدیر کو مدیر کو میری ہوئی اور جسیں۔  
مخفف شاعر کے وظیفہ اس کو کہا جاتا ہے۔  
ہماری تم سب سے کم تھیں اس طریقہ سے تم ہمہ تھیں۔  
یعنی ہو۔ سلطان کی تاحیل کی گرفت مطبوط ہوتی تھی۔

اسن کے وقتے ہی اڑ گئے۔ ”دھائے سب  
انکار میں ہذا گے۔“  
حکیم احمد بخاری ایکروں کٹل کا سوچیں تو کر  
ول۔

”ڈکھتے رہیں انکار یہ وقت ہمارے نہیں آئے گا  
میں نے تمہیں حل مل بھی تو سننا ہے کہ کچھ گھے  
بیت ہمیں ہے تم سے ہم تھے ہمہ منتعل ہمیں ہی  
اولادی ہے۔“ اس وقت بالکل یہ لاہور معدود لکھا  
تھا۔

”اپنی سب تکوں دہماں کے نہ سنتا ہتی  
تم حسرت ہی تھی کہ ملا جگہ ہیسے ہا سے جسکے حکیم  
چاہتے گل ہے اس سے عیت کرے فوت کر جائے  
گھر دب دیجیں سب کہ باخوات ہم کامل ہیتے سے  
شک لگ کر کیا اپنے ہنکر کی تاریکیں خل۔

”سلام پیر آپ سے مل سے طے جائیں۔“ اسی کا  
لعل ہوا جو دہماں کی تاریکیں تھیں کوٹاپر کر رہا تھا۔  
”نمک ہے۔ مل جانا ہوں مگر جب دل دید  
سمیت ہر نکل کی پہنچ لاشتہ کٹلے کم سملان ہے۔  
میز زیادہ کچھ کہہ بھی سکیں ملکا میکہ لکھ لیا تھا ہو کہ  
ابھی کچھ اور کوئی ہو رہا۔“

وہ دلستہات لمحوں کی چوری کر جلد آئیں اسی کا  
ہتاوب ہی اس کی بندوں کی گرفت میں تھا۔ ”میں جا  
باہل چلائے کر کوئوں نہ ٹینے دیا پہلوں لے۔“  
اس نے امریٰن کے ہاٹل کو ہالے سے چھپنے والوں  
تعداد سے درجت گیلا اسی نے دیوار پکسا گیا۔ صلا  
جا پکا تھا۔

اسی کو لپٹے چورے پر رنگ ہی رنگ نکرے۔

لئے گئے  
جب چاہئے کہ کوئی لکھنے کی اشکن نہیں  
شروع ہو گئے  
بھی ٹھکلے کے کھوپا ایسا طریقہ ہے  
تل لال نے گھور کر دیکھا کر لداہات آئے۔ سب  
سے آخر میں معاذ کو چاہئے ہوتے ہوئے اس کی کھینچ  
کی انکوں سے لمبی جملہ اس کے لئے چاہتے ہوئے  
مورجن تھلاں کے مل کو سکون کا دھماں ہوں۔



ہم کے زندہ ہوئے میں بھوس گھرے ہے  
اسی بھت اواہیں تھی۔ خوب ہلا گا اور روشنی کر  
سبھی آئے تھے اگر کوئی نہیں تھا تو یہ شلا آئیں جس میں  
اس کی پہلی جملہ اسے آخر تک اختاری تھا کہ اگر کہ  
تھی احسن ہمیں بھل بھی گئے تھے گھر بن خدی اپنے  
لوگوں سے نہیں تھا۔  
”لیلی چاہا ہے تو یہ کے لئے جاؤ داہیں تھیں  
ضورت نہیں۔“ نہیں یہم نے صدقہ جواب دیا۔  
شہزادیں چپ پوچھی طاقت بھی گھر نہیں تھی  
تھے۔



”پھوپھو پھوپھو؟“ انا بھائی ہم کے پاس تھیں  
اسنی دڑی تھی۔  
”پھوپھو جو ہی پھوپھو تھی جس ماں ایک ایک سیت۔“  
اس نے سو خوشی تھلی تھی تھی کہ شلا لو  
ماں خوب اس کی پاس پہنچ گئی۔ اسنی دھاک کر میں  
کے پیٹ میں۔

ماں بھائی ہم کے سر اتو پھر۔  
اہمیں کو جائے کے لئے ایک لئے ہلکی ہو گئے۔  
کل اس کی بھی ٹھلا کے ساتھ کھلیں رہی تھی میں مٹاٹی  
سلسلے میٹھا تھا۔

”بھائی گھوکی شدی نہیں کر لے گی۔“  
”میں پہنچاں گا“ آج قاسع تھا اس لئے سکون سے  
ستھان کی طبقیں ہوئے تھیں۔

"اگر شے اس کی شدیدی کم ہو تو اس کا لامبا بھی  
لئے نہیں کہ سیکھ سکتے گے" یاد ہے میں میں  
جید مثال میں اسے شہزاد نظر تکی۔ میں میں "ا"  
مثال کے ساتھ شلاکی طرح میں ہوتے دیے گئے  
بڑپی وہ انہوں لورا اسی وقت شہزاد کو توار ہوتے وہ کہا  
زندہ تھم خود کرتی رہیں ہے آج اس نے کہن بند کر  
لیے تھے گرابیں کے ساتھے مثال لگی مالی نے  
شلاکی بچہ سے نہیں بلکہ مثال لگی بچہ سے یہ بدل  
کی تقدیر

## \* \* \*

شہزاد میش سیست اس کے کرے میں ابھی بھی  
سلکا ہی۔ یعنی اسکی کارکھستی ہی۔ طبعی سے نہیں  
کی تقویٰ کی طور پر بھل کر کی کوئی تکمیل مختلط نہ فہم گر  
کے دھمکی وکی تھی اگر میں نے جیسیں تقویٰ کے  
الدین بڑتے دیکھنے تو مجھے سے برائیں نہ ہو گے موہس  
نے بھل سے آئیں پر بھل کے بندھن ہائی سے  
تھے

ہئی ہوئی مثال کو پیار کر کے اسرائیل نے وہیوں  
چھپتے دیے تھے ابھی یہ کچھ مثال میں نہ ہو سوائی  
گی میں کی زندگی کی تھی تھی

نمایا لوگوں کے بعد اس نے شکرانے کے نفل  
پرے تب فی الحال تھے ہوئے آنراں کی پہلی  
تھیں یہاں۔ نئے ٹکریے رب کے حضور اس کے  
شہزاد کا اصل درجہ تھا یہ آنوبالی میں تو ولی حجع  
میں تھا

بادشاہ نے تھا کہ کسکے ہڈی کی کپاس آئی۔ اس نے  
کہا کھلنا تو پہلی شری کرنے کا تحریر جعل آئی۔

لا مطر کے پارے میں سوچ رہی تھی جس سے  
لے سمجھ کر واپس اس کے بھرے میں سوچتے تھے  
ایک سواری کی مسکن اس کے لحد پر آئی۔ تب یہ  
اس نے سل فون مٹلیا اس لے جلدی سے تن کیا کر  
لکن۔ اکی تیندی خرابی نہ ہو جائے۔

دوسری طرف معلوم تھا مجھے پندرہ فیروزی آر جو ہے۔

## خواہیں ڈا جھسٹ

نی ڈائیت

بہنوں کے لیے ایکساہ زیاداں

میرے ہمدرم میرے دوست

فرحت اشتیاق

قیمت ۔۔۔ 250/- روپے

تجویز ۔۔۔

مکتبہ شرمن ڈا جھسٹ

۔۔۔ اردو بیاندار، کراپٹا۔

رات آبست آدم میت رہی تھی۔ ولید نے بیا  
بیٹے۔ ٹھہڑا دام۔ ٹھہڑا دام جنہیں ملیں۔ پھر ہر کھانہ میں  
لوسوں ذہبہ نہ ہی اپنے درست کندا کے۔ اتو ایک  
سونی شام کا دارمیں ناگزیر تھا۔

وہ بہب کھر ری تھی جنمی تھی۔ نہیں۔ بہت  
ہوتے وقت اسے اپنے کمر آئی۔ وہ بہت بی  
تھی۔ پھر اک سو دن بعد ولید نے سامنے بیٹے ہی تھی  
تھی خلاؤم یکم کو بھی ہولی بستا۔ اسی تھی تھی۔

✿ ♫ ♫ ♫

لاپتہ کے ہیچ زخمی ہوئے تو نہ اپنے نسیمی مل گئی  
ابھاریں۔ بھی بلدرخی تھی۔ ایسے یا ہم میں جیسے ہوئی  
ہے زادی سُلودی کے آگے بیٹھی ہوئی تھی کہ طلب  
کی طرف سُدر دس کلابرو آئیں۔

جب ہی اور جو بھی کے ساتھ طوبی کے گمراہی  
طوبی بہت خوش ہوئی بہت بیمار سے تھی۔ فن کا گمراہت  
خوب صورت تھا۔ انہیں ہال کر کے میں قند کھائے  
لور خوشی کی چوپان میں لگ کر رکھا۔ امریقیاں ایک کوئی  
ایک علاج نہیں کی تھیں اگر کی خواص پر پوچھتی تو اس  
کیپاں مٹا آتا۔

"لہو۔ تھیں آپ مس شامو۔" ولید ناپہ بہت  
ٹوٹ گوار تھا۔ اس نے اسریل کا اپنے بھائے  
مس شام کا گما تھا۔ حسب بیویت کھرا کی  
نیک ہوئے۔ "خرا کو لھپٹ دوست کرنے کی۔"

"و تو ہکر آتا ہے۔" سید بیویت کے بیالیں  
اسریل کا گتمی ہجرا دکھا۔ طوبی اپنی مسالوں کے  
ساتھ کی ہلی تھی۔ مورثیں بہت بہت جلنے  
لگیں۔ اسریل ولید کی بیوی سے بہت تلقی کر لیں۔  
پھر لیا رہے اسریل! تو میکر اپنا کمر کھلائے۔  
جوں ہی طوبی کی ہم رلی میں آکے جگی تو خل فن  
کھلائی۔ طوبی نے تن کر کے کہاں سے کالا ہے  
کر کے میں رکھی اپنی کوئوں کی بیوی بھی خیال  
میں پڑتے۔ طبیعہ میرے کوئی میں ایسی۔ طوبی کوئی  
گئی ہلکی تھی۔ ملئے مولے۔ یعنی اس در لاقر

کے ہر پہنچ کیا۔ تکمیل میں کامی تعارف ہے کہا  
یہ سُلیک کی بیویت تھی کہ اسٹریوں میں پہلی بہت آئی  
اسٹری نے طوبی کے شہر کو دیکھا تھا۔ جل میں وہ  
مر جو بہیں ہیں۔ ولید نے بھی بھی کہیں تھوڑے سے  
اس کا بذراں لیا جس پر اندر ہی اندر بھٹکتی جو بیسی ہوئی۔

ولید کے بعد بیویت بھاگیں اسے سامنے ہوئے  
تھیں۔ طوبی اور ولید بھی ادھری تھے۔ ولید کا  
شب کی مخلل تھی۔ بیٹھا۔ بھاگی کی ساری ٹینی موجود  
تھی۔ ولید ایک سے ایک لایف سارا بھاہے اسی میں  
کراں تھی۔ کچھ بہت میں جس دنگاں پھر شامی کا در  
چار مغلنے تھیں۔ احمد لیل کے جد اشعل نے اسے  
اہمی پہنچی۔ بھی شاہی کریں ہیں۔ لاپتہ نے  
بھے بیوار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے  
بلڈا پھر زد۔

محمد نگل، "سید ولید تھا۔"  
"کمل ہے تم نہ ڈیا ی شہر۔" یہ طوبی تھی۔  
"تھے ملے نا۔ اتنی شہری کے خلائیں سے  
کہ۔" ولید اسٹریاں کاہیں اس پر گاڑے بیٹھا تھا۔  
پھر سب نے اس پر پھر اکارہ گیرا یہ لوگوں کی بھی اور  
جلدی جلدی بھوٹ اشعار گوش گزار کیے۔

اس کے چہرے کی طرف نیکھا کنا  
لور جب کے وہ انکھار تو سا کرنا  
بیوار کی بیویت میں گیرائے رہنا  
لور جملگی کے خیال سے روزا کنا  
بمحض رُغبہ بھی یاد آتا ہے۔ پھر دست میں  
بیٹھنے سوکول میں مکھا کرنا  
بہت خوب۔ سے کوارڈی کی تھی۔ سب اس کی  
ٹوپی کو رہے تھے۔ گیرا یہی خود کو مر جاندے بیٹھا کر۔  
ہاں آکے بیٹھ گئی۔ پھر اپنے بھی رخم ہے۔ ہاں اس کے  
لئے کہ کوئی بھاہے۔

اُن نے ملے لیخن میں اس کو سر لٹوایا۔ بیویوں  
نہ لیں بیوی۔

جسے "معذہ لستہ" ہیں تھوڑا کر خود اکل نہیں  
اسی اپنی کے کے الملاٹ پر فور کر دے گئی تھی۔  
بھل اسے نالی طور پر اور خون پسند اگاہ قتل  
"اسی کمل بے؟" طلبی نے سوچ لائی تھی۔

وچھ کرو جلد  
"ہم تھوڑا اپنی کھلائی کتاب مرتیزیں۔ شکرانہ  
لود نوس ہیچ لاریں ڈال کر پسند کیں ہیں۔ میرے ہول  
سے میں لکھ خوب تاک برلن میں کہ جھے دخیر کر  
ہمیں کافی تھیں۔"

"اپنے ہی عام لائپھ سے پاکیں خانش ہے۔  
حدوت سے اُسیں ہری جعل تک بلتے ہے خودی  
ہوتے گی تو آئتی بھاری میں کہ اسری کمیں نہیں تھیں  
چنان میں سے شاید اسی سے حسکیں ایسا نہ کاہر۔"  
میری نے اس کی بھروسہ کالت کی جس پر ہاتھ لگانے  
نہیں۔



ہر قل کا دراثت گوت ہوا تو اس لے اٹھو گئی  
الی چین لے لیا اس دوران طبقی سان کے سامنے  
کمرہ بلوں کا عشق بستے گمراہو گیا تعلق ہا کفر کاری لے  
کر تباہی لور سدا ہن لوحری کلوم یکم لور بھان  
ہو ہمیں کپیں گز لہری۔

اس روز ہمیں لوحری تھی۔ کلوم تکم لے لے  
یوک لایا قائم لے پ۔ جھی جھی شلاہی کل ہوئی  
تم ہمیں بے تلاشی سے ہاتھیں ہو رہی تھیں جسے ہمیں ہوا ک  
یہ بیٹھے ہیچ کلوم تکم لے پا ہو ہم کل ایمان کلر ک  
خلدیاں سوچ تمسن و بیچ کی تھا خوبی نے شلا کے ساتھ  
مل گرمیں کہ سیدھا ہمیں طہیں اس سوچیں جا گر جلدی  
سے پنچ لے ہنی لور پلٹے کی کو خوش کی پر جو نوں  
کے دلوں نداریں سپلیڈا ہنل نہیں۔

"ہنی کو ہپتھل لے جانا ہے سے۔" طلبی صبر ای  
تھی۔ سلطان ہماں ہمیں احسن کوں کر پھی تھیں۔ احسن  
مل ناں کوں کوں منٹ میں پھانگے۔ کلوم تکم کو فریا۔  
لوحری ہی میں لے جلا گیل اسری پسند کی میں تھی

جسے تھر فوجی۔ تھر روتے ہی اسی کے تقدم رک  
تھے میں کی تھے۔ تھے ہیچ آری کر  
تھے میں کی تھے۔ تھے ہیچ اسری کو گھری رکھا

طبلی نے ہمیں یکندز کے لئے ہون ہن سے ہٹلیا تھا  
ہون سے کمر کو ہون اور ہون میں لگ کر۔ ملے  
ہوئیں کہ اسکوں تھے کہ اسکو اس کو ہیوں  
کہتے تھے کو گھر رکھا۔ "حلاہ کا جو اکرا کھڑا  
ہونا ساری کی ہمت جلستہ تھیں تا ہجاؤں ہون والی  
تھی۔ ہو اپر اسی کی سی ہے تھی لے ایک آگے  
تھی بھل کی۔ ذرا اکلہا تو ہون والی نہیں نہیں کی  
امن لے ہائل تھے کے اوقیں نہیں تھیں تھی۔  
مرے مرے ہمیں اس کے کچھ تھیں۔  
یکلی سے گزتہ تھے ملے ایک جو ہاتھ کے  
آگے اٹھا کر کاڑا اسری ہوا ہی وہن میں اس کے  
بچھے آہنی تھیں جسے اگر ہم ساہی کے کھیٹے  
پر گرلی۔

"پلڈکی اللہ بے رات تھے نہ دم بے ہادر ملٹے  
کیت وہم بے۔" ملڈہم کی صبر ایشہ جو تھی کی تھا  
ہمیں ہون میں ملک ہاراں کے لیں پر ہا گھوں سی  
سکر ایٹھ تکی ساری نے پکھے ہوئے ہوئے رک کر  
نہر سے شاید یہ کنیت لونتی تھی گی کہ یہ محترمہ اندھ  
نڈا تھا۔

"تک کیا کریں ہیں لور تپ کام را ہم کیاے؟"  
"میں میں کیا نہ کھن میں کریم ہیں تھے کے بھر د  
م۔ تھی ہوں لور اسری ہمہ ہے صبرا اسری ہم۔  
ایسے ہنپ پیالا نے کر لے۔

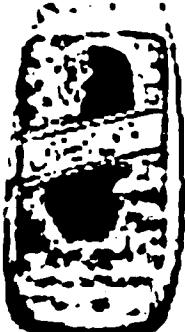
"تھے نہ کھوں اسی میں کیا نہ کھن میں۔" ڈا اپنے  
تکھنیت سے ہنل رہی۔

"لند شر لس۔" سوچے شر کی قدرہ میں۔

"میں نے تپ کو گرد خوارا بے اب سمجھی ڈیول

# سونی ہر ایل

SOHNI HAIR OIL



نہ سوچتے، نہ دیکھتے،  
نہ بے جا، نہ بے بے۔  
نہ پیدا کرنا، نہ بے کرنا۔  
نہ مارنا، نہ بے مارنا۔  
آدمی۔  
بے بے۔

سونی ہر ایل 70/- مل لیٹر

12 جی ۱۰ میں کارب بھائیز کی ہال بھی حل کر لے  
لود پر بھلی کھانے جو ہم پر بھر لے گی اور ملبوس  
خوبی کرنے کا پیغام لے لئے ہے لہا کاپی ہال کا یاد رکھے  
تھوڑی تھوڑی کھانے لے لیں اور اس کے لواہاں کے  
لہا کے لئے ..... 80/- ملے

2 ہن کے ..... 100/- ملے

3 ہن کے ..... 240/- ملے

4 ہن کے ..... 480/- ملے

5 ہن کے ..... 960/- ملے

6 ہن کے ..... 1920/- ملے

7 ہن کے ..... 3840/- ملے

کجھ بیرون افست، 37 اسلام ٹاؤن کامنے۔

فون: 2738821

اسے خوبی نہیں کی۔ ہبھائی کی ہے طاقت  
و دشمن بھروں اکثر نہ تھا کہ کوئی ستر کو ہلکا بلند  
پہاڑ کی وجہ سے فان کا ایک بہاٹے لودان کی ملات  
سکتے ہیں وہ باتیں ہیں۔

اسٹری گوشام کو یہ آپ کر اسی ہبھائی میں ہر سار  
کی ملات تو خوبی چھڑوئی۔ ایک کی وقت کے بعد  
بہت حساس ہو گئی تھی لودان کی اس کے لیے سب  
کچھ تھیں۔ اسی تازگ وقت میں سارے روشنے دار  
گھنے تھے رات کو تیور ہیں کچھ نیابھلی اور دلبر کے  
ساتھ مل جائیں ہی پہنچ لیا تھا۔

اسٹری کی آنکھیں سچے ٹاک سوچنے والی گھنٹیں  
سے بیکار نظر تری تھی۔ ایک لہا کے لیے اسے  
بھروسی کی عhosی ہوئی۔ وہ احسن لود تھر سے  
یا انکی کتابیں لاید اسٹری کے پاس آ کیا جس کے  
اتر کو ٹوٹنے میں رہے تھے۔

اسٹری لپ لیے مت بوئیں آئی تھیں اور  
بھائی کی ٹھاکریں ان کے لیے اس وقت بھائی کی  
ضورت ہے۔ ملید کا یہہ تھا ملکی المارٹ ملبوس سے  
بھرا تھا اسٹری کے آرٹیفیشل ٹرور کے  
لے اب اس ساں ہوا کہ جوں گردشی سے

بیکار ہو کر بودھن اچھا میں ساں نے ملید پاہر  
کے پڑھے اپنی آنکھیں ملک کیں ملید لپ تک  
ہیں مڑا اسے دیکھی ملائک اسٹری، ششلا لود ملنے  
ہمہ کی کی طرفی ملی آئی۔

احسن کا الکڑے ناٹھر ڈالا اس کے بیچے تھوڑی  
پلا گیسا اسٹری ملید پر چھی سپاں گئی تو احسن ہمالی  
لے فراہمی کو کیا تھا۔

ہمہلک الکڑے ہے اکٹھے کیلے ہالا تھا کپ کو  
ٹھوڑھی اس کے لیے سے میاں کر لے گئے تھے۔  
کچھ میڈین کا کامائے ہے اسی لالا ہال کی چوپیں کو  
ٹھوڑی لود ملک کے ساتھ گھر جس میں کلاما ہال جاتے  
ہوئے چھپیں دراپ کر دیں کے گھر میں گئی تھی کہ  
ہیا شوہری ہے۔ احسن ہمالی نے اس سے تھر را  
کر ملٹو کو کوڑا اور ملٹو اور ملٹو کیاں کھڑا

لے چھوڑ گئی۔ اتنی بہت کہنے والیں سکلر مارٹن کا چھوڑ ڈالا تھا، مٹا بھری آنکھیں یعنی لب پر مٹنے  
میں۔ اسرائیل احسان بھلی کے لئے لکھ کر پیدا  
پھوٹ کر رکھا۔



کاموں تکم کو اس خطا سے رخصت ہوئے۔ مٹنے  
کے تھے سبھی آہت آہت نہ کہاں کہاں چھپے  
ستھل عکے تھے مولانا مسٹر کے

شہزادی آنکھیں تو ہر ممکن سلی ہی عنی لوز اس ۲۰  
بھٹکے کی کوشش کر گئی۔ وہ نواہ ملن لے ہر کسی کی  
کسی سکر تھیں اپنے کھوار لور پکول والی مکہ بھردا  
کی ساں کو بھی ملدا روز میکے ملنا لور نواہ قیم پسند  
میں تھا۔ اسرائیل فوٹ کر رہی تھی کہ اسی کی وقت کے  
بعد بھانہ بھانی کلمہ جو کچھ بھول نہیں پڑتا ہر  
بلت میں اسی لا خیل رخصتی تھیں اسیں تو چکر کہو  
کیا۔

کاموں تکم کی نفات کے بعد گرفتار ہی بھی  
نکر کے لیکر پھر ملے مغلی کرنے والی اُنکی آنکھیں ہو  
جزو کی طازہ مگر سماں رخت بھن کے کامیں تک  
خندہ گی۔ سلیمانہ نے اسی برخت کو نکل کر زینک  
لور گورت کو رکھ لایا۔ حلاص کے ساتھ اس کامیں بھی  
لور ایک دن مل کر اڑا کہی تھا۔ اس پورے نہیں کو  
گیرت سے بہت کرہ سری سا ہیز پنچوں کرہے  
لئے سمجھتے تھے اسیں کامیابی اور ہری تھا۔

ملے گمرا فریج پر تھیں کیا کامی خود ملے بھا بھی  
ئے پلیں کیا لیے اس پہاوندے۔ اسکریک سیدر زخم  
شوہر کریا تھا اصل میں بعلت کی۔ جی سرل کی  
تبت خوشی مل اور آنکھ خیل تھی۔ کی تھیں بھی  
کھلی میں بھی۔ احتجان لا چھاتا مایا کل رواہ تھا۔ شر  
کے لئے نکتے میں خوب صورت گر تھا اور مختار  
بھلی کی شدوں سے پکنے بھاندھ کو کبھی کسی بھی کامیاب  
نکست تھا۔ لیکن ان کی بھانگی بھومنتے جانے ان  
کی کن کن کی بھانگی بھومنتے کر کے اتنا۔

تھی اسرائیل کی کھلائیں سے اسیں کچھ کر رہی تھی  
گرل پید کر کچھ کر رہی تھی۔ طلبی فرشت پیٹ پے  
سیالے سے اکبر نہیں تھی۔ ملکی فرشت پیٹ پے  
مظفر کے ناقوت بھی تھی۔ ملدا راستہ تک اور  
یہ سے کی اتنی کمی رہی۔ اسرائیل کے آنسو بھر دیں  
ہو گئے۔ مظاہر اندر پیدا ہوئے اسی پہنچی تھا۔  
میوس ماہول۔  
”ہم قریل ہامل سخا پھوہا سا ہے۔“ اسی نے  
وہاں سے پہلے بھل نہیں ہوا تھا کی جوں مولیٰ  
جھپٹ نوں لکھ کر بھیتے لا جو مولنہ آنکھ سے ندا“ تھی  
سندھ عاصی کا ایج تک جن جن لائکیں سلطنت  
بھتی جنیں میں سے اُنکی بھول مولیٰ تھیں میں  
کی۔

اُن نے خورت کے ساتھ پہنچ کیے تھے  
اسرائیل کے سبھی سیدھا اُنکی  
سجدتے کالے رنگ کے اُنکی گفت کے ملنے  
گاں ملکی تباہی کے کر پہنچ خیاں سے باہر آئے۔  
اُن نے لار لاریں ورد ہائیں اکبر نہیں تھیں کہ  
لور خود اتر کر جلائی۔ طبعاً نے تارے سے لے  
لکھ۔



رلت کے ہیچ چکے تھے پر لے خیز میں آیا  
تھی۔ بیکہ کی بھی تھیں جیسا ساری سیلاتہ کھل کر  
باہر آئی۔ نہیں تھیں کیل ملادہ ہوا جا را چھٹے  
بینکی لوہ شان کلہ جوں جوں تھیں اُنکی اسے ہی  
مکن سکر تھ۔ اس بے چکن کو وجہ بھی لے سے جگی ملا  
لواوا کمرے کے بھر تھے میں اُنکی اسخنیں لور تھر  
مہلا۔ کاموں تھم کا بھے جان لاش لے کر گروہ بھیں آئے۔

اسرائیل کو نہیں تھا کہ اسی تاریخی سیاسی میان  
میں میا۔ لیکن بھی تھا کہ اسی تھا اسی تھا۔ لیکن  
لہاں سکھ تاریخی کہانیوں میں جو اسی تھا کیوں کیوں

”تکسا بھی ہر انجوں کے ساتھ اسریل کو نجہانی ہوئی۔

جب گاڑی سے اتر ہوئی تھی میں ان کے پیچے ایک سورج ڈیکی تھی اور کسے دار انجوں کی سیت سے ملنی تھی اسی ہمیں دن والہ محول کر دیجے اور ہم تھک اسریل کے احتمالات تیپھے ہوئے تھے نہانے معتدی کو سلام کیساں نے من گاسرا تاکہ کر خود سے اسریل کی طرف رکھ لے۔

”سلام ٹھیک ہے“ محاوار نے سلام کرنے میں پہلی کی۔ اس بعد انہی کی بارگیت کھول دیا تھا۔ معاواس کے ساتھ اندر رہا۔

”خوبی ان ہنون کو آشنا کر کرست خوش ہو گی۔“ ”وادیہ چالا اور سونج گز ایک ساتھ یہے تک آئے۔“ اسی تھیت لور کرم ہوئی سے میں ہواں کی فتنیت کا غاصہ تھا۔

”یہ سونن کی تو خیر تھیک ہے یہ چاہئے جو ہنون سے۔“ اسریل کی گمراہیت نے مددی کی شریروں کو آج را ہو کر عوہدی ملبوہ تھی۔

”اپ کی بخوبی کیسی جباری ہے؟“ کلہ ورگت پتے ہوئے اس کی چلب اسریل کی۔ ”تی بھی ہی جباری ہے۔“ اس کی پہلیں گوئیں رکھے باخوبی پڑیں۔ ”تی تھوڑا ہم تاہول کہ تپ بخوبی کیسے پہنچ گئے۔“

”نامہ کی کیں کیں کیا مطلب؟“

”میرا مطلب ہے کہ تپ اپنے دلیں ہیں ہمیں ہوتے سے لڑ کے ہوتے ہیں۔“ مکراہت ہو تھی میں ہائے پری ٹھیکیں گے سے کہہ رہا تھا۔ ”میرے ملائے آپ کا یہ حل بندیاں کیں ہو تو گاؤ گا۔“ ”بھی اسے احمد کے پڑھ رہا تھا۔“ ”تی نہیں میں تپ سے ڈری تو نہیں ہوں۔“ میں نے شفاف سے سوچو جلاایا۔

”راتی تپ بھتے نہیں رہتے۔“

”تی نہیں۔“ ”مغبوطی سے ہوں۔“ لے پہنچ

ہی میں ہمیں مددیت نے مشود ساختی۔ ”تکسا ہمیں تپ بھتے نہیں۔“ میں کی طرح گمر کے کام چڑھ کر تی اس کی ساری بھروسے تھیں اسی لور تھیں کر کے ساری مددیاں تھیں۔ ”خداوند میں کی اتنی تسلی مل جائی ہے۔“ خداوند میں کی اتنی تسلی مل جائی۔ ”تپ بھتے رہیں۔“ تا اور بھی کل وقتو ملازم رکھ لیں۔ ”تی فریض طرف کی وجہ دری سارہ کا پھر کا لیا کریں اتنی فریض نہ ہو گی۔ تپ کی کیہ جوں بچاں کی ملیں۔ ”اپ کی تھیں جس سے ان کی سوچوں میں تہذیبی کا تہذیب ہو گیا۔“

□ □ □

ملک اکتوبر تا اکتوبر

”اسکوم میں آئیں۔ کی جیں؟“

”اس سہیت کو بھسکتا تھا اور کے ہیں تم سے ملتا تھا۔“ ساکارہ فلان پر ہی سکی سیکھی خیبت پوچھ لو۔ اس کے لیے میں از مد ناراضی کی۔ اسریل تپ کی پیشہ تھی۔ ”اوائی میں کا ٹکوہ بجا تھا۔“

”پنکیلیاں سے کی کی طبعتہ تھیں۔“

”ابے طبعت کو بندوں کل۔“ مجھے ذا اڑتے خوش ٹھکنے سکلے اور اسی خوشی کے طبعت خراب کی ہیں۔ ”خوبی ہی زیادتی خسند و کھاکی بورنے پر لپٹنے تھوڑی بھتے کھنکھلائے تھے اسی میں اسے تھا۔“ ”لیں اسریل کو سرمیں آئیں۔“ ”یہ لامگی اس تھے۔“ ”اس سے نواہ بخوبی کہہ سکی تپ میں ہماگی نے ریکھ رہاں سے لے لیا اور طوبی اور اسی اسے میں اسی تھا۔“ ”لیا ہو جائے گیں۔“ ”توہیں کی تصوری طبیف ٹھوڑی۔“ ”انھوں نے پارہ اصراریہ طوبی و پیشہ طلب۔“ ”مگر اسریل سے کیں نہ آج ہمہ کا لیں گیں۔“ ”کوئی مدد میں کریں ہوں۔“ ”کل، سن ہی ہوئی اسی میں تھی۔“ ”مٹھی کے انداز میں ہوں ایک بصیرتی میں۔“ ”لعلہ مکر رہیں۔“

سید قاکہ اس کی زندگی میں یہ وقت ہو گئی کہ میر  
ھارے گئے تھے آئی۔ اسلامات پر بیدم نہیں تھے  
بڑی تک جس کی وجہ پر سے ہے تو ہمیں کام کر  
شلا کور حاصل مہما کامائے تھے میری طبقتی پانچی  
وجہے محاذ کی سمجھنی کا تھا ہم اسکیا باس کر تھا



شلا آپ اپنی ساس لور بڑی ند کے ساتھ  
ابھی تکلیفیں۔ شلا آپ کی ساس زندہ تھیں  
بڑے خوب سے اسرائیل کا جامہ لے لیا تھا اُن کے لئے کہہ  
کر لیا۔ اُنہوں نے اُنہوں سے دو اندھیں اُنہوں نے اُنہوں

بکتا مرد بلقیس سے تمہاری بڑھلیں تھیں ہونٹیں  
بالکل خاصیت اُنہوں نے خدا تعالیٰ سے پڑے الہماں  
اس طرح سال میں پڑھتے تھے  
”تی شریخا دو سال۔ اس نے جواب ہو گیا فرمادی  
بدری سے۔

”تو شریخا دو سال میں ہے بکتا ابھر اور بڑھلیں تھیں  
کچھ حلب کرنے لگیں۔ تب ہی بعاثت جہاں گی آ  
ٹھکنی و انسوں سے اسرائیل کو بدلنے کے ہاں سے لے  
لوا۔

”کہیں ہیں آپ آپ آپ! الخ دھرہا سے خوب  
خالی اور استھول ہو گیں۔ ”علاء نے فرد آئیں  
لیجسٹھر کا تھا بڑھلیں ہیں بلکہ شمولی میں تھیں۔  
”شکر لے جوانی خود ہی جو اس بھروسہ ہے جو دن کی آسی  
ہمارے انسوں کی خرابی ہے۔ اپنی خاصی طببے  
خونک خونک خوار سے لوگ کی کملی اس کے بعد  
بے لہے لوگ خود بڑی دلکھ ہو کر اپنے عذت سے  
محبے امتحن کے لیے رشتے کی پات کرتے ہیں، رجھے  
اسوں بڑھلیں دے۔ تھیں بڑھلیں کے بھوپل کامیاب  
ہیں سرسے اخو ٹھکرے۔ بھلائی اپنے اپنے گر کے ہیں  
لوری کیوں تو اس مل میں بن پوچھن لگتی ہے۔  
محبے امتحن نے خود اپنے منہ سے اسرائیل کا ہم زیارت  
درست اس کے لیے لائسنس کی کی شکر ہے۔ ”لوری

بے قوتوہ مدد ایک مدد کے لئے میں طرف سیکھیں  
و پوری بیچھی کے کہ مہا قید اور اسرائیل کی  
سیکھتی کیتے روت تک تھی ”تمہرے کمکوں طلبی آئی کیا  
گمراہی جس اپنے میں سے اپنے تھے خاطر فرشتے پانچی  
شکر۔ ”یعنی ہوشیں ہیں مختصر۔ ہوش نے بھوکھی کی کی



غداں میں یہیں کیے رہتے تھے رسمی مکمل  
ہوئی تکہی تھی۔ لہذا کیا یہیں سے جیسی میں لار  
جو قیومیت کریا تھا اسرائیل میں تھیں کیا کری  
لیجسٹھی کی تھی۔ اسیوں کے حوالے میں جو اتفاق ہو  
تھی اور ہمیں جعل میں پہنچاں تھے جو اسکی میں ہے  
تمہاری مدد سے کمری غداں میں یہی اتفاق ہو گیا تھا۔  
پہنچتے تو یہور جو لار ہے اُنکی اور بھول کے ساتھ آئے  
تھے۔ اُن کے پہنچتے اُن کو سیدنا اکبریہ ایڈی میں  
زینتگاریوں کا گلے بختنے کی خلاف تھی اسی میں  
ٹھریوں کی پہنچہ دی تھی۔ ”اس ساریگی میں کوئی  
یوں کے ہے ہمارا ہاں نہ لے آتا ہو گی کامیاب  
یک کوڑا کھری ہے۔ ”امجد نے اسرائیل کو ساتھ گالا  
قد

شلا اگر تکلیف ہوئی تھی اُپنے شہر واقع کے  
ساتھ۔ اسرائیل میں مگر آجی جلد بچھس کھلائی کئے  
تھے اُنکی ہوئی تھی۔ اسرائیل کو دریا صفا اور کوہ نبی  
ہوئی تھیں  
ایسا لکھ اعلیٰ احسان ہے اُنکی کافی اُنکے شکلا آپی کا احمد اڑا  
اڑا اسرا فہری قبیلے میں تھا۔

”ذات نقد ان کا درستور ہے ہم ایک گھر میں لا  
ٹھوک لے کر رہتے۔ ”اسرائیل اگر پڑھ رہی ہے۔ گھری  
کے شلواری سے ہے ذلت آتے۔ پر عالمائے گاؤں اس  
کے پیسے میں ہے کامل جنتے گا۔ ”نہاد نے سنبھل  
کر حقیقتی امکان نہ سمجھیں۔ یہاں تک وارث یا اپنے  
اسرائیل ویس کھڑی رہ گئی۔ یہ تو اسی نے سوچا اسی

نہ تن کا اندیشہ تھا جیسے اُن کی رہات ششلاپ احسن  
کریں ہللا۔ بدلے کے دُنداں شکو گئی اور اُن  
جی اُنہلے نے بھلک احمدیل غینا و غسب پر قبضہ

بلد۔ اُب فیک کسہ روی جیت واقعی المم کے لئے  
توکل کیا کی تھی ہے یہ اصلناکی بھی ہے راوی ہے میر  
و بنل کی غیر میر بنا پڑھہ سل کالانچ کے سچی میں درستہ  
”رسے ہارہ پورہ مسل کافر کو کہہ سچی میں درستہ“  
پہنچے ہی ہوت ایسے سعد پھر انکی بدلہن کر رائیں کئے  
تھے۔

”ابن اُن کا بھی ارالہ نہیں ہے جب اسریٰ تعلیم  
مکن کر لے گی تو ہم کجا جائے گا۔“ بدلہن نے سولہ  
سے نہیں خلائق و مدار۔

”وہم مکن کہہ بلح کر لیتے ہیں۔“ نہیں خاتون  
کی بخشیدنے میں ہزار ٹھنگریں حصہ نہیں  
”میں اپنے مشعع پر احسن سے تعزیل بات کر  
مکن بدلہن دھستے ہیں اسٹریکی ہے محلی خاصی سبھے  
وہ بیرونِ عالم مکن کی وانگ حاس کی بدلہن اپنے اڑیں  
لے لائیں ہیں۔“ جس طرفے ہیں ایک مریض دوڑیں  
تھیں بیچے۔ ”بعلہن کے دُنڈے ہوں لے اُنہل  
تھیں اندھے سماجی نیں تھے۔“

شناہیں بودلن ظاہریں تمثیل کی طرح جیھی  
بیکو چم۔ اُن کی بذریا بھی مرشی نہیں تھی کہ اسریٰ  
بیکل ایور الہن آر تنسے ہے سریانی والوں کے آگے  
بیکر گرد۔

المام قلم اُختر میں جاپ کر بیکل ایور نانہ طلبی  
تے عیں لوبیڈ میں اس کی بیکل کی سی سے بھی  
بیکل تھیں جس کی اُس کے بے شمار بیکل طبقے تھے ہو  
سہی کہ سہی اُنمی ہوئے تھے لہبہت جاہے اس  
میں زیادہ تصور کس اقلاد بدر خادلن میں سچی ہو کے  
لہت میں جسی بھی زندگانی بذیل اُنہل کی وجہ سے ایک مر  
تے بیچن تھر ایکھا سریانی اس کے سامنہ میں کیا  
وں کیا کی حاکم بود سوسوم سوزرا لد اسی پایا بعد  
بیکل ایور ایک کبھی بڑا بڑا لہر لے سے سدا اگر

خانکہ رہتا تھا۔ اُن سے پہلے کتنی شدت سے بھاگی  
تھی کہ اور اس کی سان ہارہ نہیں اور ان بانکے

۷۰۷

”مگر رانیں آئیں تا اُنہم پر عتلہ ستان ناہیں،  
کہ بات۔“

”ایں کیا صورت جاں ہے۔ انسوں نے مکن کی  
کلی تمشیخی ہے۔“ شولا بورہ تیل کا لکھا کی طرف  
کے پلی سے پر پشکے۔

”اُسے اُڑا دم دیتے ہو یہ کیا آتی ہی شہر ہو  
چکے۔“ نہیں نے تھنڈا ہوں سے اسے گھوڑا تو  
بیکل اکسادا سہو گیل۔ شولا کپڑے بدلتے ہیں گی اور زندہ نے کرے ہے  
دو انہر کر لیا۔

”میں نے تو کمالا مکمل بھی کر لیتے ہیں۔“ شہری  
تمیم کمل ہنسنے کیش کے پہنہ بھانہ کی کیا۔  
اس کی نیت مجھے ٹیک کیں لگ رہی ہے۔“ نہیں  
سلسلہ۔

”لورے کی شولا بول، چپ سلوے ہیں یہیں۔“  
ساری باتیں میں سنتیں کی۔

”یعنی ملی اسریٰ ہی اس گھر میں تمہاری بھومن  
کر آئیں۔“

”لورے کی اسریٰ کو افرا کر لے تو ہو تو راشی نہیں  
ہیں۔“ تریٹ خاتون کو ٹوٹا ہیں۔

”اُنہیں دیتے ہیں۔“ میں اس اخا کے بھی لا دکا  
ہوں۔“ نہیں خاتون نے بھت لگاؤں سے لے  
رکھا تو وہ صلحا پاپ گیل۔

”بیکم تھا سے بیان کی نیت میں تھوڑے۔“ اُو  
لئے جو اور جیسی کفر کٹوم اسریٰ کے ہم کے کتنی ہے  
اسے دکھ کو تو ہو گا کہ ملی ختمی صدھہ کر لیں ہی اور  
ہم سبھی کہ اسریٰ کے ہو گیا۔“

”لیں اُب تک کرتی ہیں مجھے بھی ملے ہیں لگا  
ہے اس سے پہلے کہ کوہا جائے تھا کہ وہ سرہ سرہ  
کے قیادہ جائی اور اس پار منکر کی وانگ کی تھیں لے